Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 11

شرح چندہ: سالانہ 250 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک 10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 صفر 1427 ہجری 16 امان 1385 ہش 16 مارچ 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 17 مارچ (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور عالم اسلام بالخصوص عرب ممالک کو تقویٰ سے کام لینے اور خدا کی طرف سے آنے والے مامور کو ماننے کی تلقین فرمائی۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

جب تک انسان کامل متبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا اور معرفت اور بصیرت جو اس کی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کر دے عطا نہیں ہوتی۔

......(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)......

مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ یہ لوگ میری مخالفت میں کچھ ایسے اندھے ہو رہے ہیں کہ وہ اس کے انجام اور نتائج سے بالکل بے خبر اور بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اگر آپ کا سلسلہ آپ سے شروع ہو کر آپ ہی پر ختم ہو گیا تو آپ ابتر ٹھہریں گے (معاذ اللہ)۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ﴾ (الکوثر:2)۔ یعنی تجھے تو ہم نے کثرت کے ساتھ روحانی اولاد عطا کی ہے جو تجھے بے اولاد کہتا ہے وہی اَبۡتَـــــــر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمانی فرزند تو کوئی تھا نہیں۔ اگر روحانی طور پر بھی آپ کی اولاد نہیں تو ایسا شخص خود بتلاؤ کیا کہلاوے گا؟ میں تو اس کو سب سے بڑھ کر بے ایمانی اور کفر سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس قسم کا خیال بھی کیا جاوے۔ ﴿اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ﴾ (الکوثر:2) کسی دوسرے نبی کو نہیں کہا گیا۔ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا خاصہ ہے۔ آپؐ کو اس قدر روحانی اولاد عطا کی گئی جس کا شمار بھی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ قیامت تک یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ روحانی اولاد ہی کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں کیونکہ آپ کے انوار و برکات کا سلسلہ برابر جاری ہے اور جیسے اولاد میں والدین کے نقوش ہوتے ہیں اسی طرح روحانی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فیوض کے آثار اور نشانات موجود ہیں۔ اَلۡوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیۡہِ۔

صوفیوں نے اس حدیث عُلَمَآءُ اُمَّتِیۡ کَاَنۡبِیَاءِ بَنِیۡۤ اِسۡرَآئِیۡلَ کو صحیح مانا ہے اور فی الحقیقت یہ صحیح ہے اور یہودیوں پر اسی سے مار پڑتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس اُمّت کو ایسا شرف عطا فرمایا ہے کہ علماء اُمّت کو انبیاء بنی اسرائیل کی مثل ٹھہرایا۔ علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے ﴿اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر:29)۔ یعنی بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامہ اور خشیت اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اسی سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپؐ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ﴾ (آل عمران:32)۔ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس اتباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ پس اب اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ جب تک انسان کامل متبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

اسلامی ممالک بالخصوص عرب دنیا اور مغربی ممالک کیلئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز نصائح

ان ممالک کے لیڈروں اور عوام کو تقویٰ سے کام لینا چاہئے لیکن انہیں یہ تقویٰ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو مان کر ایک نہیں ہو جاتے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 مارچ 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج سے 15-16 سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی اور بالخصوص عرب دنیا کی حالت کا نقشہ کھینچ کر اپنوں اور غیروں نے جو مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے اور جواب تک پہنچا رہے ہیں اس کا نقشہ اپنے خطبات میں کھینچا تھا اور کئی خطبات ارشاد فرمائے تھے جس میں مسلمانوں کو اس خوفناک حالت سے نکلنے کے مشورے بھی دئے تھے اور جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ عالم اسلام کیلئے دعا کریں اس بات پر اسلامی دنیا کے لیڈروں نے نہ توجہ دینی تھی نہ دی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو تجزیہ آپ نے کیا تھا عین اس کے مطابق آج کل کے حالات ہمیں دکھائی دے رہے ہیں دس بارہ سال کی انتہائی سختیوں کے ساتھ عراق کو جس طرح تہس نہس کیا گیا وہ تمام حالات ہمارے سامنے ہیں اور آج بھی بظاہر نئی حکومت آنے کے باوجود جو آگ لگی ہوئی ہے اس میں روز بروز شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے فرمایا جو حالات ہیں اس سے یقیناً ایک احمدی کا دل دکھتا ہے دعائیں

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خوشیوں کی برسات

(۵) آخری

اس گفتگو کو سمیٹتے ہوئے ہم اس مرتبہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُن نصائح کا خلاصہ یکجائی طور پر پیش کرتے ہیں جو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قادیان قیام کے دوران مختلف خطبات جمعہ اور خطابات میں فرمائی تھیں حضور اقدس نے اس دوران ۵ خطبات جمعہ اور ۳ خطابات جلسہ سالانہ ارشاد فرمائے تھے۔

خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2005

16 دسمبر کا خطبہ جمعہ سرزمین قادیان میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پہلا تاریخی خطبہ جمعہ تھا جو قادیان کی مقدس سرزمین سے مسجد اقصیٰ سے پہلی مرتبہ LIVE نشر ہوا اور پوری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا۔

☆.....'' آج محض اللہ کے فضل سے اس کی دی ہوئی توفیق سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور نمائندہ کے طور پر مخاطب ہوں آج کا دن عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ایک اور نئی شان سے پورا ہوا...... آج یہاں سے براہ راست پہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔''

قادیان کی بستی کے متعلق فرمایا:۔

☆..... اس بستی میں داخل ہو کر جو روحانی بجلی کی لہر جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اُسے سب احمدیوں کو باہر سے آنے والوں اور رہنے والوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہیے۔

قادیان کے رہنے والوں کو فرمایا'' آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی میں رہتے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کی خاک نے مسیح دوراں اور امام الزمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے پاؤں بہ بدم چومے آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے یا ان کی نسلوں کی ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا جنہوں نے اپنے اس عہد کو خوب نبھایا''۔

فرمایا

☆.....'' نہ صرف یہاں کے رہنے والوں کے دلوں میں اللہ کا تقویٰ ہو بلکہ یہاں سے باہر جا کر دنیا کمانے والے بھی ایسے ہوں جن کو دیکھ کر دنیا خود بخود کہہ اُٹھے کہ یہ حقیقت میں وہ لوگ نظر آتے ہیں جن میں مسیح پاک کی بستی کی روحانی جھلک نظر آتی ہے''

فرمایا

☆.....'' جو پرانے درویشوں کی اولادیں ہیں ان کے نمونے بہر حال ہر کوئی دیکھے گا''

فرمایا

☆..... '' نومبائعین یہاں آتے ہیں ان کی تربیت کیلئے بھی آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔

فرمایا

☆..... '' قادیان کے احمدیوں میں اخلاص و وفا بہت ہے اللہ تعالیٰ مزید بڑھاتا جائے۔

(بدر 20/27 دسمبر 2005)

خطبہ جمعہ 23 دسمبر 2005

فرمایا:

☆.....'' اللہ سے اس کا فضل مانگتے ہوئے شیطان کے حملوں سے بچنے کی کوشش کرو''

☆.....'' بڑے پیار و خلوص سے سب لوگ مل رہے ہیں آنکھوں میں پیچان اور جذبات اس شدت کے ہیں اور یہ جذبات بالکل نئے احمدیوں میں بھی ہیں ایک دو سال بیعت کرنے والے نومبائعین میں بھی ایسا لگتا ہے جیسے صدیوں کے بچھڑے ملے ہوں''

یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کی خلافت کی محبت کی وجہ سے ہے۔

☆.....قادیان کی مختصر آبادی آنے والوں کیلئے کس طرح خوشی سے اپنے آراموں کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر کمر بستہ ہے۔

☆.....'' کارکنان یہ یاد رکھیں کہ یہاں وہ کسی جگہ یا خاص قبیلے اور علاقے کے ہونے کی وجہ سے کام نہیں کر رہے بلکہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے کر رہے ہیں اور ایک احمدی کا نمایاں وصف چاہے وہ کہیں کا بھی شہری ہو یہ ہونا چاہیے کہ چونکہ ہم نے اپنے آپ کو خدمت کیلئے وقف کیا ہے اس لئے اپنے جذبات پر کنٹرول رکھتے ہوئے خدمت کرنی ہے''

☆.....'' مہمانوں سے بھی ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک نیک مقصد کیلئے یہاں آئے ہیں اس کو حاصل کرنے کی طرف ہمیشہ نظر رکھیں''۔ (بدر 5/12 جنوری 2006)

افتتاحی خطاب...... جلسہ سالانہ قادیان 26 دسمبر 2005ء

فرمایا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مصرعہ ترتیب فرمایا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تائید میں الہاماً آپ کو یہ مصرعہ عطا فرمایا

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بننا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھل کھانے ہیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہے تو اس جڑ کی حفاظت کرنی ہوگی۔

فرمایا۔

'' میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر (یعنی 2005ء میں ناقل) کم از کم 50 ہزار موصیان ہو جائیں اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً 15 ہزار اور شامل ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کے جلسہ تک درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہوگئی''

فرمایا'' آج وصیت کے نظام کو 100 سال پورے ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہوگئے ہیں''

فرمایا'' اے مسیح محمدی کی سرسبز شاخو خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن تابناک چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز اور ثمردار شاخیں بنتے چلے جاؤ تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اس مسیح محمدی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تم نے لہرانا ہے''

خطاب جلسہ سالانہ قادیان برائے مستورات 27 دسمبر 2005ء

☆.....'' ہر احمدی عورت یہ عزم کرے کہ اس نے ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمیشہ بھروسہ اور توکل رکھنا ہے''

☆.....لجنہ کے نظام کو تربیت کے معاملہ میں بھی فعال ہونا چاہئے معمولی سی بھی ایسی حرکت نہ ہو جس سے شرک کی بو آتی ہو۔

☆.....اپنے مفاد کی خاطر جھوٹ نہ بولا جائے بچوں کے رشتوں میں جھوٹ سے کام نہ لیا جائے اپنے اندر قناعت پیدا کریں بدعتوں اور رسومات سے پرہیز کریں نظام جماعت کا احترام کریں۔

☆.....بچے کی ہر غلطی پر اس کو سمجھانا چاہیے۔

☆.....اگر احمدی عورتیں ان خصوصیات کی حامل ہو جائیں ہر لحہ اور ہر آن اُن کے پیش نظر صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والی ہوں تو انشاء اللہ ہمیں احمدیت کی آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت ملتی رہے گی''

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2005ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا حقیقی مفہوم سمجھاتے ہوئے فرمایا

'' آج اگر کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی صحیح پیچان ہے تو وہ احمدی ہے آج اگر آنحضرت ﷺ کے حکموں پر کوئی چلنے والے ہیں تو وہ احمدی ہیں اور یہ سب اس وجہ سے ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اس کا صحیح فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے۔ فرمایا۔

'' آج آپ ہیں جنہوں نے خاتم النبیین اور محسن انسانیت کے صلح آشتی اور محبت کے پیغام کو مشرق میں بھی پہنچانا ہے اور مغرب میں بھی پہنچانا ہے اور شمال میں بھی پہنچانا ہے اور جنوب میں بھی پہنچانا ہے اور تمام دنیا کے ہر انسان کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروانے کیلئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑنا۔ (بدر 26 جنوری 2005)

خطبہ جمعہ 30 دسمبر 2005ء

حضور اقدس نے اس خطبہ جمعہ میں ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے دُعا کی درخواست کی جن کو قادیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆.....تمام کارکنان نے بڑے اچھے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی ڈیوٹیاں دیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ فرمایا:۔

اس دفعہ قادیان کے جلسہ پر 70 ہزار کی حاضری تھی جو اب تک قادیان کے جلسوں میں ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ سات آٹھ ہزار شاید باہر کے ملکوں سے آئے ہوں گے باقی تمام یہیں کے تھے۔

☆.....حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں حکومت کی انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہر طرح تعاون دیا۔

باقی صفحہ نمبر (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جب قہرِ الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور جماعت کے قیام کے بعد زلازل اور طوفانوں اور آفات ارضی و سماوی کی کثرت پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے۔

یہ زلازل اور طوفان اور سیلاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور وارننگ کے طور پر ہیں۔

اگر تم اپنے پیدا کرنے والے کو نہیں پہچانوگے اور زمین میں ظلم اور فساد بند نہیں کروگے تو ایسی آفات بطور سزا پہلے بھی آتی رہی ہیں آئندہ بھی آئیں گی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 27رجنوری 2006ء بمطابق 27رصلح 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ ھود آیت 118)

قادیان کے سفر پر جانے سے پہلے مجھے ایک احمدی کا خط ملا کہ آپ جلسے پر قادیان جا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر لحاظ سے مبارک کرے لیکن یہ دعا بھی کریں کہ اس سال ان دنوں میں کوئی آسمانی آفت کوئی تباہی یا زلزلہ وغیرہ نہ آئے۔ یہ ڈر شاید لکھنے والے کا اس لئے تھا کہ گزشتہ دو سالوں میں یعنی 2003ء میں بھی اور 2004ء میں بھی عین انہیں دنوں میں جب قادیان کا جلسہ ہو رہا ہوتا ہے اس کی گہما گہمی ہوتی ہے دو مسلمان ملکوں میں زلزلے کی وجہ سے بڑی تباہی آئی۔ ایک جگہ ہزاروں اور دوسری جگہ لاکھوں لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور وہ لقمہ اجل بنے۔ 2003ء میں ایران میں زلزلہ آیا تھا اور 2004ء میں انہیں دنوں میں انڈونیشیا میں جو سب سے بڑا اسلامی ملک ہے سونامی (Tsunami) آیا جس نے بہت زیادہ نقصان کیا۔ اس کا نقصان کئی اور ملکوں اور ساتھ کے ہمسایہ جزیروں میں بھی ہوا۔ پھر 8/اکتوبر 2005ء کو پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں اور خاص طور پر کشمیر میں انتہائی خوفناک زلزلے کی وجہ سے تباہی پھیلی۔ اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تقریباً 87 ہزار بتائی جاتی ہے۔ لیکن بعض کہتے ہیں اس سے بھی زیادہ تھی۔ خبروں سے پتہ لگتا ہے کہ صحیح اندازے، صحیح اعداد و شمار تو ابھی تک معلوم نہیں ہوئے، یا بتانا نہیں چاہتے۔ بہرحال جو بھی تعداد ہے ایک بڑے وسیع علاقے میں بڑی تباہی آئی تھی اور کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ جہاں جہاں تباہی آئی ہے، جو بچے ان کی آبادکاری کے لئے بھی ایک بڑا لمبا عرصہ درکار ہے۔ حکومتوں کی انٹرنیشنل ایجنسیز جو مدد کرتی ہیں، ان کے علاوہ کئی این جی اوز بھی کام کر رہے ہیں۔ شروع میں انہوں نے بہت کام کیا لیکن کیونکہ لمبا عرصہ کام کرنا پڑ رہا تھا، اپنے وسائل نہ ہونے کی وجہ سے کئی تو بیچ میں چھوڑ کر چلی گئیں اور لوگ بیچارے موسم کی شدت کی وجہ سے اور عارضی رہائش، خیموں وغیرہ کی وجہ سے سردی کا شکار بھی ہو رہے ہیں، بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق برف باری اور بارشوں کی وجہ سے اب مزید ہزاروں موتوں کا خطرہ ہے۔ ہم تو دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

جماعت ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعہ سے جو ایک مدد کرنے کا ادارہ ہے جس میں بہت بڑا بلکہ 99 فیصد حصہ جماعت کے افراد کا ہے۔ جو مدد تھی چاہے وہ رقم کی تھی یا کپڑوں لباس یا دوسری اشیاء کی مدد تھی اس علاقے میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ پہلے حکومت نے ان کو تھوڑا سا کام دیا تھا لیکن اب حکومت کی وہاں خواہش تھی اور انہوں نے زیادہ ذمہ داری ڈال دی ہے کہ ایک نیورو سینٹر قائم کیا جائے جس میں ہیومینیٹی فرسٹ ان کی مدد کرے۔ بہرحال اپنے وسائل کے لحاظ سے جس حد تک ہو سکتا ہے کریں گے کیونکہ زلزلے میں جو نقصان پہنچا، جو صدمے لوگوں کو پہنچے اس کی وجہ سے اعصابی بیماریوں کے افراد بھی بہت زیادہ ہیں۔

پھر 2005ء میں ہی امریکہ میں سمندری طوفان کی وجہ سے ایک بہت بڑی تباہی آئی، پھر اور ملکوں میں سیلابوں وغیرہ کے ذریعہ سے تباہیاں آئیں، ویانا وغیرہ میں بھی، ان جگہوں پر بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے بہت کام کیا ہے۔ اور جہاں بھی کام کیا احمدی کیونکہ بڑا لگ کر کام کرتا ہے ان کے کام کو سراہا گیا تو بہرحال انسانیت کے رشتے کے ناطے یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ خدمت انسانیت کریں اور اس کے لئے کسی سے ہمیں اجر نہیں لینا یہ تو ہمارے فرائض سے تعلق رکھنے والی بات ہے، فرائض میں شامل ہے۔

کئی احمدی ان تباہیوں اور زلزلوں کو دیکھ کر یہ بھی سوال کرتے ہیں، لکھتے ہیں کہ اس زلزلے میں تو کئی معصوم جانیں بھی ضائع ہو گئیں اور بعض احمدی کہتے ہیں اگر یہ عذاب تھا تو جو لوگ شرارتی تھے، ظالم تھے ان پر آنا چاہئے تھا معصوم بچے عورتیں کیوں اس کا شکار ہو گئیں۔ اس قسم کے سوالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اُس زمانے میں کئے گئے تھے جب زلزلے آئے تھے۔ خاص طور پر جب 1905ء میں کانگڑہ کا زلزلہ آیا یا اور دوسری آفات دوسرے ملکوں میں آئیں، امریکہ وغیرہ میں بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آفات پر اٹھنے والے سوالات کے جواب دئیے ہوئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے جواب دینے سے پہلے گزشتہ سال جو زلزلہ پاکستان اور کشمیر میں آیا اس پر مختلف پاکستانی اخباروں میں علماء کی جو آراء اور بیانات آئے ہیں اور وہ مجھے اکٹھے کر کے دئے گئے ہیں (پہلے بھی مختلف قسم کی ملک میں آفات آتی رہی ہیں ان پر لوگ لکھتے رہے ہیں) وہ میں آپ کو بتاؤں گا۔ اس سے پتہ چل جائے گا کہ عام طور پر مسلمانوں کی اور ملک کی جو حالت ہے اس پر یہ علماء کیا رائے دیتے ہیں، قطع نظر اس کے کہ ان کے اپنے عمل کیا ہیں۔ اس حالیہ زلزلے کے بارے میں بعض سوال جیسا کہ میں نے کہا اخباروں نے اٹھائے اور ملک کے غیر از جماعت علماء کے سامنے رکھے۔

روزنامہ پاکستان کی ایک خصوصی اشاعت شائع ہوئی تھی اس میں وہ لکھتا ہے کہ حالیہ تباہ کن زلزلے نے ہر طرف تباہی پھیلا دی ہے، ہر طرف سے چیخوں اور سسکیوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ ہنستے بستے گھرانے نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ جہاں کل تک قہقہے بلند ہوتے تھے وہاں موت کا گھمبیر سناٹا طاری ہو چکا

ہے۔انسانیت بلبلا رہی ہے، آدمیت ماتم کر رہی ہے، الفاظ مرثیوں کا روپ دھار چکے ہیں۔ آنکھوں کے آنسو تمام تر بہہ چکے اور چہروں کے رنگ اڑ چکے ہیں۔ لکھتا ہے کہ شدید ترین زلزلے نے جہاں بہت جانی اور مالی نقصان کیا وہاں بہت سے سوالات بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ کیا سوال پیدا کئے؟ کہتے ہیں کہ کیا یہ ہمارے اعمال کی سزا ہے؟ کیا یہ ہماری آزمائش ہے، اگر یہ آزمائش تھی تو پھر ایک ہی علاقے میں کیوں، اعمال کی سزا ہے تو معصوم لوگ کیوں ہلاک ہوئے؟ کیا یہ زلزلہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی نشانی ہے؟ تو انہوں نے مختلف علماء کو دعوت دی کہ ان کے جواب دیں تو اس فورم میں جو لوگ آئے اور جو بیان دیئے ان میں سے چند ایک میں یہاں رکھتا ہوں۔

سابق صوبائی وزیر مذہبی امور اوقاف زکوٰۃ وعشر، ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ، ایک معروف اسلامی سکالر ہیں، افسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حالیہ زلزلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عبرتناک، بہت بڑی تنبیہ، ایک بہت بڑا سبق ہے۔ عوام، سیاستدان علماء و حکمران اس سے سبق سیکھیں۔ عوام کے لئے تو اس لئے کہ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو مسلمان ہو کر کلمہ پڑھ کر اپنی حرکتوں سے اسلام اور کلمہ کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ نہ حقوق اللہ کی فکر کرتے ہیں اور نہ ہی انسانی حقوق کا احساس کرتے ہیں، اور جو کلمہ پڑھنے والے اور اس کو سمجھنے والے اور اس کا فہم و ادراک رکھنے والے ہیں ان کو تو انہوں نے ویسے ہی خارج کر دیا ہے۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ علماء کے لئے زلزلہ لمحہ فکریہ ہے کہ جو آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کر کے ملک کو قرآن وسنت کے نظام کا گہوارہ بنانے کی بجائے فرقہ وارانہ تعصب پھیلاتے، ایک دوسرے کو کافر و مشرک قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں بعض فرقوں کے لوگ مذہبی جنون میں اس حد تک مبتلا ہو جاتے ہیں کہ مخالف فرقے کے افراد کے قتل جیسے بدترین گناہ کو بھی ثواب تک ٹھہرا لیتے ہیں۔ حکمرانوں کے لئے یہ ناگہانی آفت عبرت و لمحہ فکریہ ہے کہ حکمرانوں نے حصول پاکستان کا مقصد بھلا ڈالا اور انہیں عوام کی تکلیفوں کا احساس تک نہیں رہا۔ انہیں اقتدار کا تحفظ تو عزیز ہے مگر عوام کی جان و مال، عزت و آبرو کا تحفظ عزیز نہیں ہے۔

پھر ایک اور سکالر، شرعی عدالت کے مشیر خصوصی حافظ صلاح الدین یوسف کہتے ہیں کہ زلزلہ تازیانہ عبرت تھا ہمیں اس سے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے۔ جب کفر و طغیان بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ضرور آتی ہے۔ باقی یہ کہنا کہ معصوم لوگ کیوں ہلاک ہوئے تو حدیث میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی گرفت آئے گی تو سبھی پکڑے جائیں گے، سبھی تباہ ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا نیک لوگ بھی تباہ ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں نیک لوگ بھی۔ ان کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آسکتا ہے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی نیتوں اور اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے وہ کبھی دے کر آزماتا ہے کبھی واپس لے کر آزماتا ہے، زندہ کرنا اور مارنا اس کی قدرت میں ایک نظام ہے اس تباہ کن زلزلے نے بھی جسے چاہا ہلاک کر دیا اور جس کو چاہا بچا دیا۔ ہمیں اس کی خوشنودی کی خواہش رکھنی چاہئے اور اس کے احکامات کی تعمیل میں لگے رہنا چاہئے۔ اس زلزلے کو حضرت عیسیٰؑ کی آمد کی نشانی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

بہرحال اتنا ہی کافی ہے کہ ہر طبقے کی بداعمالیوں کو تسلیم کر لیا اور خود بھی ان میں شامل ہیں۔ حکومت میں شامل جو ہوئے۔ باقی یہ نشانی ہے یا نہیں یہ تو میں آگے جا کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں سے بتاؤں گا۔ پھر آگے لکھتے ہیں ہمیں اس ناگہانی آفت میں اپنے مالک کی طرف لوٹنا چاہئے اور متاثرین کی امداد میں بھی سرگرم ہونا چاہئے۔ اور سرگرم اگر ہے تو وہ آج بھی جماعت احمدیہ ہے ان میں سے تو اکثریت چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

پھر ان کے ایک سکالر حافظ محمد ادریس صاحب ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی سرمایہ بنا لیا جائے، امانتوں کو مال غنیمت جان کر ہضم کر لیا جائے، گانے بجانے والیوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے، شراب اور جوا عام ہو جائے، امانتیں نااہل لوگوں کے سپرد کر دی جائیں، مسجدوں سے آوازیں اونچی ہونے لگیں، (یعنی ان کی مسجدوں سے ہی آوازیں اونچی ہوتی ہیں جو لڑائی، جھگڑے، فساد، قتل و غارت کرتے ہیں)۔ تو لوگوں کو زلزلوں کا انتظار کرنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ یہ زلزلہ بھی ہماری کوتاہیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے آیا ہے ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور پھر وہی کہ حضرت عیسیٰؑ سے کوئی تعلق نہیں۔ کہتے ہیں کہ زلزلہ قدرت کی طرف سے ایک وارننگ ہے تا کہ ہم اپنے رویے تبدیل کر لیں اور اپنے مالک کی طرف رجوع کر لیں۔

تو اگر حقیقت میں خالص ہو کر مالک کی طرف رجوع کریں گے اور رویے تبدیل کریں گے، ہر قسم کے تعصب سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو خود بتا دے گا اور جس کا اعلان بھی ہو چکا ہے کہ "یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا"۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے دوری کی زندگی بن چکی ہے۔ تو تب بھی نہیں سمجھ رہے۔ باتیں تو صحیح کر رہے ہیں لیکن نتیجے غلط نکال رہے ہیں۔ اگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہیں چمٹیں گے آنے والے مسیح کے ساتھ نہیں چمٹیں گے تو یہ دوری تو بڑھتی جائے گی کیونکہ اللہ کے رسول کے حکم کی پابندی نہیں کر رہے۔ پھر کہتے ہیں کہ وہ تمام علامات جو زلزلوں کی آمد کی بتائی گئی ہیں وہ آج ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔

پھر عبدالغفار روپڑی صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب قومیں نافرمانی میں حد سے بڑھ جائیں اور ظلم و فسق کی انتہا ہو جائے تو سزا ملتی ہے۔

پھر ایک پروفیسر عبدالرحمان صاحب لودھیانوی ہیں، کہتے ہیں کہ ارشاد باری ہے ہم ان لوگوں کو بڑے عذاب یعنی قیامت کے آنے سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذابوں میں مبتلا کریں گے تا کہ یہ دین کی طرف لوٹ آئیں۔ اس فرمان الٰہی کی روشنی میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ زلزلہ ایک تنبیہ اور ایک وارننگ ہے کہ اپنے اعمال ٹھیک کر لو۔ عذاب اسی وقت آتا ہے جب قوم شرک و بدعت، کفر و طغیان میں بے حیائی اور خود غرضی کا شکار ہو جائے۔ جس مقام پر سونامی آیا وہاں بھی لوگ حدوں سے گزر چکے تھے۔ اس زلزلے کو قیامت کی دیگر علامات کی طرح علامت تو قرار دیا جاسکتا ہے مگر اس کو حتمی طور پر نزول عیسیٰ کا پیش خیمہ قرار نہیں دیا جاسکتا، یعنی علامت تو ہے لیکن حتمی بات نہیں ہو سکتی، ابھی انتظار ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں قیامت کی بعض علامات بیان فرمائی ہیں ان کے ظہور کا مطلب یہ نہیں کہ قیامت عنقریب آنے والی ہے۔ ان میں سے بعض ظاہر ہو چکی ہیں، مثلاً والدین کی نافرمانی، بلند و بالا عمارات کی تعمیر وغیرہ۔ پھر کہتے ہیں کہ زلزلے کے اسباب میں حکومت کی نام نہاد روشن خیالی کی تعلیم اور عوام کی اسلامی تعلیمات سے روگردانی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ زلزلے میں مبتلا ہونے کے اسباب کا اندازہ ہم بنی اسرائیل پر آنے والے عذابوں سے لگا سکتے ہیں یا رسول پاک ﷺ کی اس حدیث کے مطابق کہ جب تباہی ہوگی تو بُروں کے ساتھ سبھی ہلاک ہوں گے مگر قیامت کے روز ان کی نیتوں یا اعمال کے مطابق سلوک ہوگا۔ ہمیں اس زلزلے پر غور و فکر کے ساتھ ساتھ اس کے متاثرین کی امداد پر توجہ دینی چاہئے۔

پھر ایک شیعہ عالم ہیں حافظ کاظم رضا، وہ کہتے ہیں کہ آج پاکستان کا ہر فرد اس زلزلے سے متاثر ہو چکا ہے یہ سانحہ مسلمانوں کے لئے تنبیہ ہے تا کہ بندے اپنے خالق کے راستے پر چل پڑیں۔ سب سے پہلے ہدایت کا راستہ اپنائیں جس مقصد کے لئے مخلوق کو خلق کیا۔ انسان کو انسانیت کی منزل پر فائز رکھنے کے لئے اچھے راستے کی ہدایت کی۔ فطرت طبع کے مطابق انسان خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔ چنانچہ انسان کو سیدھی راہ پر چلانے کے لئے انبیاء و صحائف بھیجے گئے۔ جب بھی انسان راہ ہدایت سے ہٹنے لگا تو وہ تباہ ہو گیا۔ قوم عاد، قوم ثمود اور قوم لوط کے قصے قرآن پاک میں موجود ہیں کہ کس کس طرح قوموں کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ ظلم کرنا ہی ظلم نہیں، ظلم پر خاموشی بھی ظلم ہے۔ برائی کو دیکھ کر برائی سے نہ روکنا بھی جرم ہے۔ ہم اسلامی تعلیمات سے دور ہو رہے ہیں۔ فتنہ فساد عام ہے۔ چنانچہ قدرت کی طرف سے وارننگ اور آزمائش کے طور پر زلزلے آفات وغیرہ آتی ہیں۔ معصوم لوگوں کی ہلاکت قدرت کی طرف سے ظلم نہیں۔ یہ زلزلہ انسان کے لئے تنبیہ تھا تا کہ مسلمان راہ ہدایت پر قائم رہیں۔ اس کے بعد پھر وہی حضرت عیسیٰ کا ذکر اور وہی باتیں۔

پھر کہتے ہیں امام مہدی کے ظہور کی علامتوں میں بھی برائی کا زور و شور ہے۔ یعنی برائی پھیلے گی یہ بھی علامت ہے۔ اس لئے اس زلزلے کو بھی ان کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک قرار دے سکتے ہیں۔ تنبیہ اور وارننگ کے باوجود لوگوں میں برائی پھیلتی چلی گئی۔ تو پھر جب حد ہو جائے گی تو امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ گویا ابھی حد نہیں ہوئی۔

پھر حافظ عبدالسنان صاحب کہتے ہیں کہ یہ ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کا نتیجہ تھا۔ اس میں ہلاک ہونے والے معصوم لوگوں کی وفات پر ہمیں افسوس ہے مگر ان کی ہلاکت ہمارے لئے ایک سبق ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت آجاتا ہے تو پھر کسی کو بھی بچنے کی مہلت نہیں ملتی۔ ہمیں اس زلزلے کے بعد اپنے رویوں کو تبدیل کرنا چاہئے اور اپنے مالک کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سارے علماء کے بیانات اس سپیشل نمبر میں آئے تھے۔

تو بہرحال یہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ یہ برائیاں تھیں اور ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ وارننگ دی یا عذاب آیا۔ لیکن اتنا ہی تسلیم کر لینا کافی نہیں ہے۔ مسیح و مہدی کا ظہور تو ہو چکا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو ماننے کا حکم بھی ہے دعویٰ کرنے والا بھی موجود ہے۔ خدا تعالیٰ نے زمینی اور آسمانی نشان بھی ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اب بھی اگر آنکھیں بند رکھنی ہیں تو پھر اللہ ہی لوگوں کو سمجھائے گا۔ اور خود جو

عالم بنے ہوئے ہیں، قوم کو تو یہ سمجھا رہے ہیں، ان کو خود بھی تو سمجھنا چاہئے۔ قرآن کریم نے جو پیشگوئیاں فرمائیں وہ پوری ہو گئیں پھر چاند اور سورج نے بھی گواہی دے دی۔ تو اب اور مزید انتظار کے لئے رہ کیا گیا ہے۔ اور پھر یہیں تک نہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ 1905ء سے یہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں۔ 1905ء میں کانگڑہ میں (ہندوستان میں ایک جگہ ہے) وہاں بڑا زبردست زلزلہ آیا تھا۔ قادیان تک بھی اس کا اثر آیا تھا۔ تو یہ جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں یہ مسلمانوں کے لئے بھی وارننگ ہے اور غیر مسلموں کے لئے بھی وارننگ ہے۔ سیلابوں کے ذریعہ سے، سمندری طوفانوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بار بار توجہ دلا رہا ہے۔

اس بارہ میں جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے مطابق دنیا میں گزشتہ گیارہ سو سال میں جو بڑے بڑے زلزلے آئے ہیں، ان کی تعداد گیارہ ہے۔ اور گزشتہ سو سال میں جو زلزلے آئے ہیں، بشمول 1905ء کا کانگڑہ کا زلزلہ (جو ان اعداد میں شامل نہیں کیا گیا) لیکن میں نے اس کو شامل کیا ہے ان کی تعداد 13 بنتی ہے۔ یہ وہ زلزلے ہیں جن میں 50 ہزار یا اس سے زائد اموات ہوئیں۔ کانگڑہ کے زلزلے کو شامل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان کے لحاظ سے 20-25 ہزار ہیں۔ لیکن بعض پرانے اخباروں نے اس وقت 50-60 ہزار بھی لکھا تھا۔ بہر حال جو بھی اعداد تھے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں تھا اس لئے میں نے اس کو شامل کیا ہے۔ کیونکہ بعض اخباروں نے اس وقت 50-60 ہزار تعداد لکھی تھی۔

میں نے ایک اور زاویے سے بھی دیکھا ہے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو بھول رہی ہے اور اب جو نئی صدی میں داخل ہوئے ہیں یہ بھی بڑے دعووں سے داخل ہوئے ہیں۔ دنیاوی ترقی کی ہی باتیں ہیں، خدا کی طرف رجوع کرنے کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے اور پچھلی صدی کو جو الوداع کہا گیا ہے وہ امیر ملکوں نے بڑے شور شرابے سے ہا ہو کر کے اس کو الوداع کیا۔ بے تحاشا رقمیں خرچ کیں، کسی کو یہ احساس نہیں ہوا کہ غریب ملکوں کو کسی طرح پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ بڑی بڑی نشانیاں بنا دیں کروڑوں روپے خرچ کر لئے، پاؤنڈز خرچ کر لئے۔ کروڑوں کیا بعض جگہ تو اربوں۔ جیسا کہ میں نے کہا نئی صدی کا استقبال بھی اس طرح ہوا کہ خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی ہے۔ اور جو انسانی ہاتھوں سے دنیا میں بے چینی اور تباہی گزشتہ سالوں میں آئی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ایک جگہ کوائف ملے تھے پچھلے سو سال میں، تقریباً 33 ممالک میں مختلف تباہیوں میں 9 کروڑ 50 لاکھ آدمی موت کے شکار ہوئے۔ 1900ء سے لے کر 2000ء تک۔

تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ گزشتہ صدی کو بھی انہوں نے نہیں سمجھا۔ ساڑھے 9 کروڑ اموات کی کوئی قدر ان کے نزدیک نہیں تھی، ان کو کسی نے نہیں دیکھا۔ پھر بھی ان کے لئے امن پیدا کرنے کی کوشش، اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی کوشش نہیں کی اور اگلی صدی کے استقبال میں بھی وہ خانہ بالکل خالی رکھا۔ تو یہ جو زلزلے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جھنجھوڑا ہے۔ قوموں کو جھنجھوڑا ہے، دنیا کو جھنجھوڑا ہے کہ ابھی بھی باز آ جاؤ۔

میں نے ایک جائزہ لیا تھا کہ اس نئی صدی میں جب ہم داخل ہوئے ہیں تو کیا صورت حال ہوئی ہے۔ تو جنوری 2001ء میں یعنی پہلے سال میں ہی انڈیا میں ایک بڑا زلزلہ آیا۔ تقریباً 7.9 ریکٹر (Rechter) سکیل پر اس کا میگنی چیوڈ (Maghitude) تھا اور اس میں تقریباً 20 ہزار سے زائد آدمی مرے۔ پھر 2003ء میں ایران کا زلزلہ آیا۔ پھر سونامی آیا جس میں کہتے ہیں 2 لاکھ 83 ہزار موتیں ہوئیں۔ پھر پاکستان میں آیا (ساری میں نہیں گن رہا) تو یہ پانچ بڑی بڑی تباہیاں نئی صدی کے پہلے پانچ سالوں میں آئی ہیں اور اندازہ ہے، میں جائزہ لے رہا ہوں کہ احمدیت کے سو سال پورے ہونے کے بعد 1989ء کے بعد بھی ان میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اگر انسان سوچے تو یہ جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ یہ لوگوں کو، قوموں کو یاد دلانے کے لئے ہے کہ خدا کو پہچانو، آنے والے کی آواز پر کان دھرو۔

ان گزشتہ 8-10 سالوں میں یا ہم کہہ سکتے ہیں احمدیت کے 100 سال پورے ہونے کے بعد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز تقریباً ہر جگہ پہنچ چکی ہے۔ پھر میں نے ایک جائزہ لیا تھا کہ احمدیت کے 100 سال 1989ء میں جو پورے ہوئے، پورے کوائف تو نہیں ملے، مثلاً انڈیا کے ملے تھے۔ صرف انڈیا میں 1990ء سے لے کر اب تک 6 بڑے زلزلے آئے ہیں جبکہ اس سے پہلے 1897ء سے لے کر 1988ء تک یہ تقریباً 91 سال بنتے ہیں، 12 زلزلے آئے تھے۔ اور دنیا کے دوسرے ممالک اس کے علاوہ ہیں۔ اب یہ سوچنے کا مقام ہے کہ کیا یہ اتفاقات ہیں یا تقدیر الٰہی ہے؟ یا لوگوں کو جھنجھوڑنے کے لئے تنبیہ ہے؟۔

امریکہ میں جو سمندری طوفان قطرینہ آیا، بہت سے لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے۔ اس چیز کو وہ لوگ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ایک چرچ کے ممبر نے لکھا کہ یہ طوفان ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کی [illegible]ت حقیقت ہے۔ اب ایک خدا کی طرف بھی لوٹ رہے ہیں۔ اور ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ گناہوں کے یہی نتائج ہیں۔ اور بعض نے یہ بھی لکھا کہ ان گناہوں کی جگہوں پر یہ تو ایک طوفان آیا ہے بلکہ ان کے نیچے سے زلزلے بھی آ سکتے ہیں، ان کے نیچے سے آتش فشاں بھی پھٹ سکتے ہیں۔ یہ تو سب تسلیم کرتے ہیں کہ گناہوں کی سزا ہے اور ایک خدا کی پہچان کرنی چاہئے۔ لیکن پھر چند دنوں بعد بھول جاتے ہیں کہ خدا کوئی چیز ہے بھی یا نہیں خدا سب طاقتوں کا مالک ہے بھی یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اسی طرح آپؑ کا مسیح بھی تمام دنیا کے لئے آیا ہے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ اس لئے یہ طوفان، یہ زلزلے، یہ سیلاب، صرف ایک علاقے کے لئے نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر قوم کو، ہر ملک کو یہ وارننگ دی جا رہی ہے تو اس لحاظ سے ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ ان آفات سے نجات کا اب صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا کو پہچانو اور ظلم اور ناانصافیوں کو ختم کرو۔

پاکستان کے دو کالم نگار لکھتے ہیں، ایک نے نوائے وقت میں 1992ء میں لکھا تھا، پرانا حوالہ ہے کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق مختلف ادوار میں مختلف قوموں اور قبیلوں پر ان کی سرکشی اور گمراہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ یہ عذاب زلزلے کی صورت میں ہو یا سیلاب یا طوفان کی شکل میں یا پھر پلیگ (Plague) یا جنگ کے انداز میں۔ عذاب بہر حال عذاب ہوتا ہے۔ پیغمبروں کا براہ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور واسطہ تھا۔ وہ لوگوں کو خوشخبریاں بھی سناتے تھے اور آنے والے عذاب سے بھی ڈراتے تھے۔ کچھ لوگ راہ ہدایت اختیار کر کے دنیوی اور اخروی عذاب سے بچ جاتے تھے اور نافرمان اور سرکش لوگ زمین کے پیٹ کی آگ کا ایندھن بن جاتے تھے۔

پھر ایک لکھنے والے اسد چوہان صاحب ہیں، پھر ایک مجیب الرحمٰن شامی صاحب ہیں۔ کالم لکھتے ہیں گو کہ ہمارے خلاف بھی لکھتے ہیں، بہر حال انہوں نے یہ بھی لکھا کہ پورا ملک سیلاب کی لپیٹ میں ہے پانی ہے کہ بستیوں کو ویران کرتا چلا جا رہا ہے۔ (یہ بھی 1992ء کا ہی ہے پرانا لکھا ہوا ہے لیکن اس سے ذرا صورت واضح ہوتی ہے) آزاد کشمیر اور پنجاب میں قیامت کا سماں ہے۔ ہزاروں دیہات ڈوب چکے ہیں۔ لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصل تباہ ہو چکی ہے۔ ہزاروں مکانات کھنڈر بن گئے ہیں۔ جانی نقصان بھی ہزاروں میں ہے، ملکی معیشت کو اربوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ یہ سب تباہی پانی کی پیدا کردہ ہے اس کا سبب پانی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اپنے فرائض سے سبکدوش نہیں ہوا۔ اس نے ریٹائرمنٹ نہیں لی۔ اس نے آنکھیں بند نہیں کیں۔ اسے اونگھ نہیں آتی۔ بے خبری کی چادر اس نے نہیں اوڑھی۔ اس نے تو صرف یہ کیا ہے کہ وقت کی چند مٹھیاں چند انسانوں کو دے ڈالی ہیں۔ ان کو عمل کی مہلت دے دی ہے اور دیکھ رہا ہے کہ وہ اس مہلت کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ ایک باغی کے طور پر یا ایک فرمانبردار کے انداز میں۔ ایک خلیفہ کے طریقے سے یا ایک مطلق العنان بادشاہ کے لہجے میں۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے، دیکھ رہا ہے کہ اس کے پانی، اس کی ہواؤں، اس کی روشنی اور اس کی زمین کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو ذاتی جائیداد بنا کر جھگڑا کرنے والے اس کے پیغام کو اس کی ہدایت کو جھٹلاتے ہیں۔ اس کی طرف بلانے والے کو جھوٹا قرار دیتے ہیں (ذرا غور کریں) اس کے راستے پر چلنے کو ناممکن اور محال بتاتے ہیں۔ اس زمانے میں بلانے والا کون ہے اور اپنے آپ کو ان بے لگام خواہشات کو اپنا رب بناتے ہیں تو پھر آواز گونجتی ہے کہ انہوں نے ہمارے بندہ کو جھوٹا قرار دیا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے اور وہ بری طرح جھڑکا گیا آخر کار اس نے اپنے رب کو پکارا کہ میں مغلوب ہو چکا اب تو ان سے انتقام لے۔ تب ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا۔ اور یہ سارا پانی اس کام یعنی تباہی کو پورا کرنے کے لئے مل گیا، جو مقدر ہو چکا تھا۔ (یہ قرآن شریف کی سورۃ القمر کی آیت کا حوالہ ہے)

کہتے ہیں کہ یہ پانی جو ہماری زمینوں پر مل رہا ہے، زمین کے اوپر رہنے والے لاکھوں افراد زمین کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، یہ کوئی پیغام دے رہا ہے، کچھ کہہ رہا ہے، کسی کی موجودگی کا احساس دلا رہا ہے۔ لیکن ان کو خود احساس نہیں ہو رہا۔ تو یہ بھی ایک آسمانی آفت کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں بتا رہے ہیں، بڑی اچھی بات کی جیسا کہ آیت انہوں نے لکھی ہے، کوٹ (quote) کی ہے۔ تو اس زمانے میں ہمیں تو ایک شخص ہی ایسا نظر آتا ہے جس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہو گیا میری مدد کر اور اللہ تعالیٰ نے مدد کے وعدے کئے۔ اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کی قہری تجلی، 1905ء سے ظاہر ہونی شروع ہوئی ہے۔

تو یہ کالم لکھنے والے بھی اور یہ کالم پڑھنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر نظر رکھیں جس کو انہوں نے Quote کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب مسلمان کہلانے والے ہیں اس بات کو جانتے ہیں، علم رکھنے والے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ﴿فَاعْتَبِرُوْا يَآاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ کہ پس اے سمجھ بوجھ رکھنے

والو! عبرت حاصل کرو۔ تو اللہ کرے کہ اس بات کو یہ لوگ سمجھنے والے بھی بن جائیں۔ اس آنے والے نے تو دنیا کو سمجھایا اور آج بھی اس کی جماعت اللہ کے فضل سے دنیا میں پیغام پہنچا رہی ہے کہ ظلموں اور ناانصافیوں کو بند کرو، لہو ولعب میں پڑنے کی بجائے اپنے خدا کو پہچانو کیونکہ اللہ نے تو واضح فرمادیا ہے کہ فساد پھیلانے والے سرکش ہیں اور انہیں سزا ملتی ہے اور ملے گی۔ پہلے بھی ملتی رہی ہے۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا بند کرو ورنہ پہلوں کا انجام بھی تمہارے سامنے ہے۔ اپنے ماپ تول صحیح کرو، ایک دوسرے سے صحیح سلوک کرو، تعلقات کو ٹھیک کرو، دنیا کے امن کو برباد نہ کرو۔ اگر تم اپنے پیدا کرنے والے کو نہیں پہچانو گے اور زمین میں ظلم اور فساد بند نہیں کرو گے تو پھر یہ آفات سامنے ہیں، نظر آ رہی ہیں اور آتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو یونہی بستیاں تباہ نہیں کرتا۔ یہ آیت جو مَیں نے پہلے پڑھی تھی اس میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے خود بھی اس بات کا بہت سارے مسلمان علماء ذکر کر چکے ہیں۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور تیرا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو از راہ ظلم ہلاک کردے جبکہ ان کے رہنے والے اصلاح کررہے ہوں۔ پس خاص طور پر مسلمانوں کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ جس نبی کے ماننے کا دعویٰ ہے کیا اس کی تعلیم اور سنت پر عمل کررہے ہیں؟۔ یہ علماء بھی جو اخباروں میں قوم کو توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ ظلم وفساد پیدا نہ کرو خود اپنے گریبان میں بھی جھانکیں۔ کہیں ان کے قول وفعل میں تضاد تو نہیں۔ بلکہ تضاد ہے، دنیا کو نظر آتا ہے اگر تضاد نہ ہوتا تو امام وقت کو ان کو ماننے کی توفیق ملتی۔

اور ایسے ہی علماء جن کو ماننے کی توفیق نہیں مل رہی اور جو فساد پیدا کرتے ہیں ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ الفاظ یہ ہیں کہ عُلَمَآءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ بدترین مخلوق ہوں گے اور ان میں سے بھی فتنے اٹھیں گے۔ اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کے یہی سرچشمے ہوں گے۔

تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے کہ اپنے علماء کو بھی دیکھیں، ان کے قول وفعل کو دیکھیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ہمارے احمدیوں میں بھی بہت سارے لکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ معصوم جانیں کیوں ضائع ہوتی ہیں۔ کچھ تو آپ نے سن لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مکّہ میں جب قحط پڑا تو اس میں بھی اوّل غریب لوگ ہی مرے۔ لوگوں نے اعتراض کیا کہ ابوجہل جو اس قدر مخالف ہے وہ کیوں نہیں مرا''۔ فرمایا: '' حالانکہ اس نے تو جنگ بدر میں مرنا تھا''۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت رکھا ہوا تھا کس طرح اس نے مرنا ہے تاکہ لوگوں کے لئے نشان بنے''۔

فرماتے ہیں کہ: '' یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابتلاء ہوا کرتا ہے۔ اور یہ اس کی عادت ہے اور پھر اس کے علاوہ یہ اس کی مخلوق ہے۔ اس کو ہر ایک نیک اور بد کا علم ہے۔ سزا ہمیشہ مجرم کے واسطے ہوا کرتی ہے۔ غیر مجرم کے واسطے نہیں ہوتی۔ بعض نیک بھی اس سے مرتے ہیں۔ مگر وہ شہید ہوتے ہیں اور ان کو بشارت ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ سب کی نوبت آجاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 650)

پھر ایک سوال ہوا کہ سان فرانسسکو میں جو زلزلہ آیا ہے، یہ بھی آپ کا نشان ہے۔ آپ کی باتوں سے لگتا ہے تو اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ تمام زلزلے جو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات میں آئے ہیں یہ محض میری تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں''۔ کیونکہ اس زمانے میں بعض جگہوں پر پیغام تو نہیں پہنچا ہوگا۔ فرمایا کہ مَیں نے یہ نہیں کہا کہ یہ میری تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں،'' کسی اور امر کا اس میں دخل نہیں۔ ہاں مَیں کہتا ہوں کہ میری تکذیب ان زلزلوں کے ظہور کا باعث ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اس طرح پر جاری ہے کہ جب دنیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں۔ تب اس زمانے میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے اور کوئی حصہ دنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے تب اس کا مبعوث ہونا دوسرے شریر لوگوں کو سزا دینے کے لئے بھی جو پہلے مجرم ہو چکے ہیں ایک محرک ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے گزشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل:16) '' کہ ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے جب تک ان کی طرف کوئی رسول نہ بھیج دیں۔ تو یہ علماء جو بحث کررہے ہیں کہ عذاب تو آیا ہے لیکن یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے اس کا کوئی تعلق ہے یہ غلط ہے۔ ایک حصے کو تو تسلیم کررہے ہیں، دلیل تو قرآن وحدیث سے بڑی اچھی دے رہے ہیں لیکن قرآن کریم کی اگلی بات کو ماننے کو تیار نہیں۔ وہاں ان کی روٹی پر اثر پڑتا ہے۔

تو فرمایا کہ اس سے زیادہ میرا مطلب نہ تھا کہ ان زلزلوں کا موجب میری تکذیب ہوسکتی ہے۔ ''یہی قدیم سنت اللہ ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا سو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہوگئے ہیں۔ اگرچہ اصل سبب ان پر عذاب نازل ہونے کا ان کے گزشتہ گناہ تھے مگر یہ زلزلے ان کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان تھے کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اور نیز اس وجہ سے کہ مَیں نے براہین احمدیہ اور بہت سی کتابوں میں یہ خبر دی تھی کہ میرے زمانہ میں دنیا میں بہت سے غیر معمولی زلزلے آئیں گے'' اور وہ اعداد جو مَیں نے دیئے ہیں اس سے ثابت ہوگیا'' اور دوسری آفات بھی آئیں گی اور ایک دنیا ان سے ہلاک ہو جائے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں''۔ تو اب تو خبر بھی دنیا میں ہر جگہ پہنچ چکی ہے عموماً۔'' جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک قوم کی تکذیب سے دنیا پر عذاب آیا بلکہ پرند چرند وغیرہ بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔ غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے۔ .... خلاصہ کلام یہ کہ سنت اللہ اسی طرح پہ جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اس کی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں اور سب سے آخر پر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے۔ اس لئے باہر کوئی نہیں رہے گا''۔

فرمایا کہ '' اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے ﴿اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا﴾ (الرعد:42) یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔ اس میرے بیان میں ان بعض نادانوں کے اعتراضات کا جواب آگیا ہے جو کہتے ہیں کہ تکفیر تو مولویوں نے کی تھی اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلے سے ہلاک ہوگئے۔ ان کا کیا قصور تھا، انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدءِ فساد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ان قہری نشانوں سے جو موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھلائے، فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ صرف غریب مارے گئے''۔ یعنی 9 نشان تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے۔ '' لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو مع اس کے لشکر کو ختم کردیا۔ یہ سنت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کرسکتا''۔

پس یہ جو علماء کہتے ہیں کہ عذاب تو ہے لیکن مسیح کی آمد سے اس کا تعلق نہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا قرآن کریم تو ان کی بات کو رد کرتا ہے۔ قیامت کے روز قوم اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گی کہ بگڑنے کی پیشگوئیاں تو پوری ہوگئیں اور ہم انتظار میں رہے کہ مسیح ومہدی آئیں، یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور ہمارے علماء بھی انتظار کرواتے رہے اور بغیر مسیح ومہدی کو بھیجے تُو نے ہم پر عذاب بھیج دیا۔ یہ بھی تو سوال اٹھنا چاہئے۔ پس قوم کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے اور اگر علماء کی نیت نیک ہے تو ان کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے۔

پس اب چاہے مسلمان ممالک ہوں یا ایشیا کا کوئی ملک ہو یا افریقہ ہو یا جزائر ہوں یا یورپ ہے یا امریکہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے بعد اگر اپنی حالتوں کو نہیں بدلیں گے تو کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں کہ:

'' اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنے چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 269)

پس جہاں یہ دنیا کے لئے انذار ہے ہمارے لئے بھی فکر کا مقام ہے کہ اپنے دلوں کو پاک کریں ہم بھی کہیں ان لوگوں میں شامل نہ ہو جائیں اور ان لوگوں میں شامل ہو کر خدا کے حضور حاضر نہ ہوں جن کے دامن پر کسی بھی قسم کا داغ ہو۔ اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ خدا کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں۔ اگر اب بھی ہم نے ہر ایک تک پیغام پہنچانے کی کوشش نہ کی تو علماء یا دوسرے لوگ تو پرے ہٹ رہے ہیں یا علماء بگاڑ رہے ہیں یا لیڈر بگاڑ رہے ہیں۔ انسانیت کے ساتھ ان کو کوئی ہمدردی نہیں لیکن ہمارا بھی جو انسانیت کے ساتھ محبت اور ہمدردی کا دعویٰ ہے یہ صرف زبانی دعویٰ ہوگا۔ پس دنیا کے ہر کونے میں، ہر احمدی کو، ہر شخص تک، ہر بگڑے ہوئے تک، یہ پیغام پہنچانا چاہئے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے آگے جھکے اور اس کے حکموں پر عمل کرے۔ اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس پڑھتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ:

"اخبار میں چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا۔ آجکل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ مَیں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا طوفان سب پر پڑا اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعویٰ اور ان کے دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں یہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں۔ لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں بہت مصروف ہیں کہ وہ اُن میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے۔ لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے۔ سب سے اوّل حقوق اللہ کو ادا کرو، اپنے نفس کو جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوقِ عباد کو ادا کرو اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا تعالیٰ کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 194-195)

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے آپ کی دعاؤں کے طفیل ہم بھی اور ہماری آئندہ نسلوں میں بھی وہ تمیز قائم رہے جس سے ہمارے اور غیر میں فرق ظاہر ہوتا رہے۔

اندوھناک وفات

عزیزہ سعدیہ بنت محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنارس کچھ مہینوں سے دل کی شکایت میں مبتلا تھیں ہر طرح کے علاج کے باوجود بعمر ۲۲ سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عزیزہ نہایت پیار و محبت کرنے والی ملنسار خاموش طبیعت و روزہ نماز کی پابند تھیں عزیزہ کے والدین بہنوں و دیگر خاندان کے افراد اس کی اتنی جلد وفات پر بہت غمزدہ ہیں لجنہ اماء اللہ بنارس کی تمام ممبرات اس صدمہ سے بہت غمگین ہیں عزیزہ کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (رضوانہ جاوید) صدر لجنہ اماء اللہ بنارس

دُعائے مغفرت

محترمہ سعدہ بیگم صاحبہ والدہ عزیزم انعام الٰہی ٹھوکر سیکرٹری مال کوریل جو کہ رشتہ میں خاکسار کی ہمشیرہ لگتی تھیں نیک کم گو غریب پرور صوم صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ کشمیر کوریل میں وفات پاگئی ہیں ان کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

۲-محترمہ ساجہ بیگم اہلیہ مکرم غلام محمد ٹھوکر مرحوم رشتہ میں خاکسار کی مامی لگتی تھیں کشمیر کوریل میں وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ ان کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشر و اشاعت قادیان)

والدہ مرحومہ کا ذکر خیر اور دُعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کی والدہ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ آف محمود آباد کیرنگ اڑیسہ مورخہ 28.10.05 بروز جمعۃ المبارک 23 رمضان کو بعمر 80 سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری امی جان مرحومہ کیرنگ کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئی جن کے نانا جان محترم نصیب خان صاحب نے 1907ء میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی پھر رتھی پور ضلع پوری میں احمدی گھرانے میں پرورش حاصل کی اور میرے والد مرحوم علی احمد صاحب کیرنگ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی دعاؤں کی بدولت نہایت کامیاب ازدواجی زندگی گزاری اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ میری والدہ موصیہ تھیں عبادت گزار صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ قرآن کریم باترجمہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ تقویٰ شعار اور ملنسار خاتون تھیں آپ حلقہ محمود آباد کی پہلی صدر لجنہ اماء اللہ کے عہدے پر فائز ہو کر ۱۰ سال تک نہایت خوش اسلوبی سے خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اخیر وقت میں بعض عوارض ہو گئے تو دعاؤں اور عبادت میں وقت گزارتی تھیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم مصاحب خان صاحب جو اس وقت برین ٹیومر میں مبتلا ہیں کے پاس ہی رہتی تھیں مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے آمین۔ اپنے پیچھے بڑی تعداد میں نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں یادگار چھوڑ گئیں ہیں۔ ہم سب پسماندگان اولادوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (روشن خان انجینئر۔ راؤرکیلہ۔ اُڑیسہ)

درخواست دُعا

خاکسار اپنے لئے والدین، اہلیہ اور تمام بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے، خاکسار کی ممانی کینسر کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے، جماعت کنور سٹی (کیرلہ) کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد کنور سٹی کیرالہ)

اعلان نکاح ورخصتانہ

- مورخہ 4-1-06 کو بعد نماز ظہر وعصر مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان نے عزیز مکرم جاوید احمد صاحب ابن مکرم صابر خان صاحب ساکن ننگلہ گھنو یوپی معلم وقف جدید بیرون کا نکاح عزیزہ رضیہ پروین صاحبہ بنت مکرم مقبول احمد صاحب ساکن ہسری جھارکھنڈ کے ساتھ مبلغ ۳۱۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اور دُعا کی۔ مورخہ ۱۸؍جنوری ۲۰۰۶ء کو بعد نماز عشاء تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (انیس احمد خان سرکل انچارج تھراج موگا پنجاب)

- خاکسار کی لڑکی شاہ جہان بیگم کا نکاح ندیم احمد خان (انسپکٹر خدام الاحمدیہ بھارت قادیان) ابن محترم رشید احمد خان اُدے پور کٹیہ (شاہجہانپور) کے ساتھ مورخہ 19.01.06 کو بحق مہر اکیس ہزار روپے پر بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ یادگیر (کرناٹک) میں محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے پڑھا۔ بعد نکاح رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ اسی طرح خاکسارہ کی صحت و تندرستی نیز میرے لڑکے اور لڑکیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے (رقیہ بشیر۔ اہلیہ بشیر احمد گلبرگی مرحوم)

- مورخہ 29.1.06 کو بعد نماز ظہر عزیزہ عارفہ بشریٰ بنت مکرم بابو خان مرحوم کی لڑکی کا نکاح عزیز اویس اختر صاحب ابن مکرم فراست علی صاحب آف امروہہ مبلغ پچیس ہزار روپے مہر پر ان کے مکان لودھی پور ضلع شاہجہانپور میں خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ باعث برکت بنائے۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (سعادت اللہ خادم سلسلہ شاہجہانپور یوپی)

- مورخہ ۲۷؍دسمبر ۰۵ء کو بمقام جلسہ گاہ قادیان عزیزم ٹی منور احمد ابن مکرم ٹی محمد صاحب پلی پرم کا نکاح ہمراہ میری بیٹی ھبۃ الکریم مبلغ ۱۸ ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے پڑھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت اس موقعہ پر شرکت فرمائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین۔ (اعانت-/200) (محمد اسماعیل ایلی مبلغ سلسلہ کنانور ٹاؤن)

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Availables

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact: Deco Builders

Bharath Mosaic Tiles

Shop No, 16, EMR Complex,

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad -76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا محسن انسانیت اور عظیم محافظ حقوق انسانی تھے

آپ کی زندگی کا پل پل اور لمحہ لمحہ اس بات پر گواہ ہے کہ آپ سراپا رحمت تھے کوئی شخص وہ اعلیٰ معیار پورے نہیں کرسکتا جو آپ نے کئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 مارچ 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ حالات کے پس منظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کے پہلو پر روشنی ڈالی حضور نے فرمایا کہ دشمنان اسلام کو آج کل کی جہادی تنظیموں نے اپنے غلط عمل کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے کا موقعہ فراہم کیا ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا محسن انسانیت اور عظیم محافظ حقوق انسانی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ حال تھا کہ آپ جنگ کی حالت میں بھی کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے کہ دشمن کو کوئی سہولت پہنچا سکتے ہوں اور آپ نے نہ پہنچائی ہو۔ آپ کی زندگی کا پل پل اور لمحہ لمحہ اس بات پر گواہ ہے کہ آپ سراپا رحمت تھے کوئی شخص وہ اعلیٰ معیار پورے نہیں کرسکتا جو آپ نے کئے جب آپ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو جہاں مفتوح قوم سے حسن سلوک کیا وہیں آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کی بھی اعلیٰ مثال قائم کی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کون نہیں جانتا کہ آپ کی مکہ کی 13 سالہ زندگی کتنی سخت تھی اور آپ کے اور آپ کے صحابہ کو ان ایام میں کتنے دکھ اور مصیبتیں برداشت کرنی پڑیں تپتی ریت پر انہیں لٹایا گیا گرم پتھر ان کے سینوں پر رکھے گئے معصوم عورتوں کو ٹانگیں چیر کر قتل کر دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بحالت نماز اونٹ کی اوجڑی رکھی گئی طائف میں وہاں کے اوباش آپ کے پیچھے لگا دیئے گئے۔ آپ زخمی ہو گئے اور لہولہان ہو گئے۔

شعب ابی طالب کا واقعہ ہے کہ آپ کو اور آپ کے خاندان کو کئی سال تک کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا گیا۔ بچے بھوک اور پیاس سے بلکتے تھے ایک صحابی نے ذکر کیا ہے کہ انہیں دنوں میں ایک نرم چیز ان کے پیروں میں آگئی جسے اٹھا کر انہوں نے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ جس کے متعلق انہیں بعد میں کبھی نہ معلوم ہوسکا کہ وہ کیا چیز تھی فرمایا تو یہ حالات تھے جن میں مجبور ہو کر آپ کو ہجرت کرنی پڑی یہاں تک کہ مدینہ میں بھی دشمن نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا مدینہ میں رہنے والے یہودیوں کو آپ کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جنگ کے موقعہ پر بھی دشمن کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے فرمایا جنگ بدر کے موقعہ پر جہاں اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا تھا وہ کوئی اچھی جگہ نہ تھی ایک صحابی نے عرض کیا کہ حضور یہاں جو آپ نے پڑاؤ ڈالا ہے کیا یہ الٰہی منشا کے ماتحت ہے یا آپ نے خود یہ جگہ چنی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنگی حکمت عملی کے باعث میرا خیال تھا کہ یہ جگہ بہتر ہوگی اس پر اس صحابی نے عرض کیا کہ حضور اگر ایسی بات ہے تو یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے ہمیں پانی والی جگہ پر پڑاؤ ڈالنا چاہئے تا کہ پانی ہمارے قبضہ میں رہے ایسی صورت میں ہم خود تو پانی لیں گے لیکن دشمن کو پانی نہیں ملے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کے مشورہ پر عمل کیا تھوڑی دیر کے بعد قریش کے چند لوگ وہاں پانی پینے کیلئے آئے اس پر بعض صحابہ ان کی طرف لپکے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ کہتے ہوئے منع فرما دیا کہ انہیں پانی لے لینے دو تو یہ ہے اعلیٰ معیار آنحضرت ﷺ کا کہ باوجود اس کے کہ دشمن نے کچھ عرصہ پہلے مسلمانوں کے بچوں کا دانہ پانی بند کیا ہوا تھا۔ آپ نے دشمن کی فوج کو بھی تالاب سے پانی لینے دیا۔ فرمایا اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہی کیا جاتا ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا گیا ہے فرمایا جو پانی لینے آئے تھے ان سے زبردستی کی جا سکتی تھی لیکن آنحضرت ﷺ کی سیرت سے کہیں بھی ایسا ثابت نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا ابو جہل کا بیٹا عکرمہ اپنے باپ کی طرح عمر بھر آنحضرت ﷺ سے جنگیں کرتا رہا فتح مکہ کے موقعہ پر امان کے باوجود ایک دستے پر حملہ آور ہوا اور حرم میں خونریزی کا باعث بنا وہ اپنے جنگی جرائم کی وجہ سے واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ اس لئے فتح مکہ کے بعد جان بچانے کیلئے بھاگ گیا۔ اس کی بیوی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں معافی کی طالب ہوئی جس پر آپ نے معاف فرما دیا وہ جب اپنے خاوند کو لینے کیلئے گئی تو اس کو یقین نہیں آتا تھا بہر حال وہ کسی بھی طرح اپنے خاوند کو واپس لے آئی۔

چنانچہ عکرمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا اور اس بات کی تصدیق چاہی تو اس کی آمد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ احسان کا حیرت انگیز سلوک کیا۔ پہلے تو آپ کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ ایک دشمن قوم کا سردار تھا اور پھر فرمایا واقعی میں نے معاف کر دیا ہے اس نے پوچھا کہ میں مشرک رہنے کی حالت میں بھی مدینہ میں رہ سکتا ہوں اس پر آپ نے فرمایا بالکل رہ سکتے ہو۔ اس پر عکرمہ کا سینہ کھل گیا اور بولا آپ واقعی حلیم و کریم انسان ہیں اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ فرمایا اسلام اس طرح پھیلا ہے حسن اخلاق سے اور آزادی ضمیر و مذہب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قیدیوں اور غلاموں تک کو اجازت دی تھی کہ جو چاہے مذہب اختیار کرو۔ پس یہ آزادی مذہب ہے جو آپ نے قائم کی اور دنیا میں اس کی مثال نہیں مل سکتی یہ مثالیں آپ نے دعویٰ نبوت سے پہلے بھی قائم فرمائیں اور دعویٰ نبوت کے بعد بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی دعویٰ نبوت سے پہلے ہو چکی تھی شادی کے بعد جب حضرت خدیجہ نے اپنا سارا مال اور غلام آپ کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ یہ سب آپ کا مال ہے جس طرح آپ چاہیں خرچ کریں اس پر آپ نے تمام غلاموں کو اسی وقت آزاد کر دیا اور زیادہ تر مال و دولت بھی غرباء میں خرچ کر دی۔ ایک موقعہ پر ایک مسلمان اور یہودی کا آپس میں جھگڑا ہو گیا یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی بات کہی اس پر مسلمان نے اسے مارا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معاملہ پیش ہوا تو آپ نے مسلمان کی سرزنش کی اور فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو اسی دوران حضور انور نے معاہدہ مدینہ کی تمام شقوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مدینہ میں مسلمانوں کے علاوہ تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت انصاف سے سلوک فرماتے تھے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی آپ کو یہ تعلیم تھی کہ دشمنوں سے بھی انصاف کا سلوک کیا جائے۔ پس جس پر یہ پاک شریعت نازل ہوئی کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اس پر عمل نہ کرے حضور انور ایدہ اللہ نے آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات پیش کر کے آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کو پیش فرمایا پھر فرمایا ہزاروں درود اور سلام ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو یہ تعلیم لائے اور اس پر عمل بھی کیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَدُّوْا زَکٰوتَکُمْ
(اپنی زکوۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

مغربی اخبارات کی توہین رسالت ۔ آزادیٔ پریس پر ایک بدنما داغ

محمد عظمۃ اللہ قریشی، بنگلور

گذشتہ سال دس ستمبر کو ڈنمارک کے اخبار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہانت آمیز کارٹونوں کو نعوذ باللہ من ذالک شائع کر کے اسلامی ملکوں بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو سخت اور شدید ٹھیس پہنچائی۔ اس شرارت کے نتیجہ میں ساری دنیا میں مسلمانوں کے غم وغصہ کا سیلاب سڑکوں پر اُمڈ آیا ہے جلسے جلوس مظاہرے توڑ پھوڑ کے علاوہ ڈنمارک اور مغربی ملکوں کے سفارت خانوں اور جھنڈوں کو جلایا اور نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ کئی لوگوں کی جانیں گئیں کئی لوگ شدید زخمی بھی ہوئے۔ اسلام دشمن طاقتیں وقتاً فوقتاً ایسی سازشیں کر کے خود مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا نقصان کرا کر ساری دنیا میں یہ کہہ کر مسلمانوں کو بدنام کرا دیتی ہیں کہ دیکھو ہم نے پریس یا ملکی آزادی کے نام پر ایسا کیا لیکن یہ لوگ برداشت نہیں کرتے اس طرح نقصان تو ہمارا ہی ہوا ہے جماعت احمدیہ اُن بیہودہ اہانت آمیز خاکوں کی شدید مذمت کرتی ہے۔

جن دنوں اس اخبار نے یہ ذلیل حرکت کی فوری طور پر جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے اخبار کے ذمہ داروں سے مل کر کارٹونوں کے خلاف پرامن احتجاج کرنے کے علاوہ حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں شہر کے معزز لوگوں کی میٹنگ بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو پیش کیا اور اخبار کے خلاف کاروائی کی بات بھی کی۔ ان معززین نے خود اخبار کی اس حرکت کا برا منایا اور اسلام کے حق میں احتجاجی مضامین اخباروں میں لکھے جن کا یہ اثر ہوا کہ اسلام دشمن اخبار کے مالکوں اور ڈنمارک حکومت نے معافی مانگ لی۔

اسلام تمام مذاہب اور پیشوایان مذاہب کی عزت ناموس کا محافظ ہے بلکہ اسلام کی تعلیم میں یہ بات داخل ہے کہ جب تک ایک مسلمان اُن پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ یہاں ان مادر پدر آزاد ظالموں کو اسلام کی ان شرف انسانیت کے خدود کو قائم کرنے والی اٹوٹ تعلیمات سے کیا لینا دینا۔ پس مسلمانوں کی دل آزاری کرتے رہو ان کو نقصان پہنچاتے رہو ان کے اموال و اثاثے ہڑپتے رہو ان کو قتل کرو ان کا خون کرو ان کے ملکوں پر سونا اگلنے والی زمینوں پر مکر وفریب سے قابض ہو جاؤ یہ ان ظالموں کے مقاصد اور منصوبے معلوم ہوتے ہیں۔

انسانیت کے نام نہاد علمبردار نہ تاریخ عالم کی طرف دیکھتے ہیں نہ خود اپنی تاریخوں کے گریبانوں میں جھانکتے ہیں الٹا شرف انسانیت کے تاج پر حملہ کرنے کی ناکام جسارت کرتے ہیں۔ اور نہیں دیکھتے کہ اسکندر اعظم کسریٰ اور ہلاکو اور چنگیز نے انسانوں پر کیا ظلم ڈھائے اور کتنا خون بہایا تھا۔ پھر ان کی اپنی تاریخ میں ہٹلر نے بھی خون بہایا اور نیرو کے ہاتھ بھی خون سے رنگین ہوئے۔ انسانیت کے ان ظالم علمبرداروں نے گذشتہ صدی میں تین عالمی جنگوں کی طرح ڈالی اور کروڑوں انسانوں کا خون بہایا دنیا کی ہستی کھیلتی آبادیوں کو تہس نہس کر دیا۔ ہیروشیما اور ناگاساکی ان ظالموں کے ظلم وستم کی یادگاریں ہیں۔ ہٹلر ان میں پیدا ہوا اور بش بھی ان میں پیدا ہوا۔ پہلا دنیا کی ہلاکت کا باعث تھا تو دوسرا مسلمانوں کو آگ و خون میں جھونک رہا ہے۔ افغانستان اور عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا کر ہنستے کھیلتے معصوم مسلمانوں پر عذاب نازل کر رکھا ہے اور اب اس کی آگ اگلتی توپوں کا رخ ایران اور شام کی طرف ہے۔ یہ انسان اور انسانیت کے قاتل حریت انسانی کی دھجیاں بکھیرنے والے آزادیٔ ضمیر کے محافظ کیسے بن گئے؟ بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹی تہمتیں لگانا ان کے ناپاک خون میں داخل ہے اور ان کا پیشہ ہے جب خود ہی اپنے برگزیدہ پیشواؤں اور بزرگوں کی عزت نہیں کرتے تو دوسروں کی کیا کریں گے۔

اب آیئے یہ دیکھیں کہ آج سے چودہ سو سال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا سلوک آپ کے دشمنوں کا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے کیسا بدلہ لیا تھا۔ اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ اپنی کتاب مذہب کے نام پر خون میں رقمطراز ہیں۔

جب اس کامل ظہور (مراد خدا کے نور کا کامل ظہور) کا وقت آیا اور جزیرہ عرب کے اُفق سے وہ ابدی صداقتوں کا سورج طلوع ہوا تو ان بے دین ظالموں نے اپنے تیور نہ بدلے جب وہ دنیا کا سردار آیا جس کی ہزاروں سال سے آدم زادوں کو انتظار تھی اور جس کی راہ تکتے تکتے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اس دنیا سے گزر گئے وہ جس کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا جس کی شریعت سب شریعتوں سے زیادہ روشن اور جس کی شان سب نبیوں سے بلند اور بالا تھی وہ انسانیت کا شرف وہ خدا کے جلال اور جمال کا مظہر وہ سب نبیوں سے زیادہ معصوم نبیؐ جب دنیا میں ظاہر ہوا تو اس کو بھی ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا اور ایسے دردناک ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا کہ اس کی نظیر تاریخ مذاہب میں نظر نہیں آتی۔

وہ سارے مظالم جو گذشتہ انبیاء پر علیحدہ علیحدہ توڑے گئے تھے اس ایک نبیؐ اور اس کی جماعت پر توڑے گئے انہیں چلچلاتی دھوپ میں تپتی ریت پر ننگے بدن لٹایا گیا اور ان کی چھاتیوں پر دہکتے ہوئے پتھروں کی سلیں رکھی گئیں۔ انہیں مکہ کی پتھریلی گلیوں میں مرے ہوئے جانوروں کی طرح رسیاں باندھ کر گھسیٹا گیا سالہا سال تک اُن کے مقاطعے کئے گئے انہیں بھوک اور پیاس کی شدید اذیتیں پہنچائی گئیں کبھی ان کو تنگ اندھیری کوٹھڑیوں میں قید کیا گیا اور کبھی ان کے اموال ومتاع لوٹ کر گھروں سے نکال دیا گیا کبھی بیویوں کو خاوندوں سے چھڑایا کبھی خاوندوں کو بیویوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ مقدس حاملہ عورتوں کو اونٹوں سے گرا کر ان پر قہقہے لگائے گئے اور وہ اس صدمہ سے جان بحق ہوگئیں ان پر عبادت کے دوران اونٹوں کی اوجڑیاں پھینکیں گئیں۔ اُن کو گالیاں دی گئیں اور گلیوں کے اوباشوں نے اُن کی تحقیر اور تذلیل کی دنیا کے ذلیل ترین آوارہ لونڈوں نے جھولیوں میں بھر بھر کر اُن پر پتھر برسائے یہاں تک کہ دنیا کا مقدس ترین خون طائف کی گلیوں میں بہنے لگا۔ اُن کو زہر دیئے گئے اُن پر شعلہ آسا جنگوں کی آگ بھڑکا دی گئی اور تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح ذبح کیا گیا ان پر تیروں اور پتھروں کی بارشیں برسائی گئیں اور ان کی سرزمین گواہ ہے کہ سنگدل سفاکوں نے کائنات کی معصوم ترین ہستی کا بدن پے در پے زخموں سے چھلنی کر دیا ہاں اُن کو نیزوں میں پرویا گیا اور اُن کے سینے چیر کر اُن کے جگر چبالئے گئے اور وہ کام جو روم کے سفاک بادشاہ جنگل کے درندوں سے لیا کرتے عرب کے درندہ صفت انسانوں نے خود کر کے دکھا دیئے"۔

مذہب کے نام پر بے مثال خونریزی صرف اس لئے کی گئی کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ "ربنا اللہ ہمارا رب اللہ ہے" اور مذہب کے نام پر یہ خونریزی صرف اس لئے کی گئی کہ مشرکین مکہ کے نزدیک یہ لوگ "مرتد" تھے چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا نام مشرکین نے "صابی" رکھ دیا تھا صابی ایسے شخص کو کہتے ہیں جو اپنا آبائی دین چھوڑ کر کوئی نیا دین اختیار کرلے۔ چنانچہ اس فتنہ ارتداد (نعوذ باللہ ذالک) کو دبانے کیلئے انہوں نے وہ سارے طریق اختیار کئے ...... چنانچہ اُس وقت جبکہ خدائی نصرت کے وعدوں کے ایفا کا وقت آیا اور کفار مکہ کی گردنیں اُن کے ہاتھ میں دی گئیں جب دس ہزار قدوسیوں کی چمکتی ہوئی تلواروں کی زد میں عرب کے سفاک سرداروں کے بدن کانپنے لگے تو مکہ کی اینٹ اینٹ گواہ ہے کہ تاریخ عالم نے ایک عجیب معاملہ دیکھا اور قتل عام کے فرمان کی بجائے مکہ کی فضاؤں میں لاتثریب علیکم الیوم (یوسف ۹۴) کے شادیانے بجنے لگے اُس روز دنیا کے ظالم ترین انسان معاف کئے گئے"۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمؑ سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور تک کی ساری مذہبی تاریخ مٹا دی جائے اور آپؐ کے وصال سے لیکر آج تک کی تاریخ کو بھی ملیامیٹ کر دیا جائے تو بھی اس بزرگ نبیؐ کی چند سالہ تاریخ ہی اس حقیقت کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے کہ مذہب انسان کو ہرگز نفرت نہیں سکھاتا۔ ظلم وتعدی اور شقاوت اور سفا کی کے سبق نہیں دیتا بلکہ اس کے برعکس رحم اور شفقت اور صبر اور بردباری کی تعلیم دیتا ہے"۔

"صرف اسی پر بس نہیں بلکہ وہ رحمۃ للعالمین ظلم کے انسداد کیلئے ایک قدم اور آگے بڑھا اور خدا سے وحی پاکر ہمیشہ ہمیش کیلئے یہ اعلان عام کر دیا کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین کے نام پر کوئی جبر جائز نہیں اور اس کی ضرورت ہی کیا ہے......"

(مذہب کے نام پر خون صفحہ ۱۳۔۱۴)

پس یہ لوگ جتنے بھی جمہوریت کے دعوے کریں آزادی انسان کے علمبردار بننے کی کوشش کریں مگر اُس سراپا رحیم وکریم محسن اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کو لگی دھول کے ایک ذرہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔ مورخہ 17.2.06 کو ملنے والی اطلاع کے مطابق وہاں ایک ملک کی کمپنی نے اُن اہانت آمیز خاکوں ٹی شرٹوں پر چھاپنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ پس ان ظالموں کی سرشت میں جھوٹ، گندگی، بداخلاقی، دھوکہ بازی، اور شیطانیت کا خمیر داخل ہے ان کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔ ساری دنیا ان کی مذمت کرے اور تمام مسلمان دعا کے ذریعہ ان پر لعنت ڈالیں۔

آنحضرت ﷺ کے متعلق بعض انصاف پسند غیر مسلموں کی آراء:۔

ا۔ پنڈت گیانیندر صاحب دیوشرما شاستری لکھتے ہیں "محمد (ﷺ) کی تلوار رحم ومروت تھی"

آپ لکھتے ہیں "اکثر متعصب مخالفین اسلام خصوصاً گمراہ کن پروپیگنڈا کرنے اور ملک میں آتش فتنہ و فساد کے بھڑکانے والے کہا کرتے ہیں کہ حضرت محمد صاحب مدینہ جا کر طاقت وقوت حاصل کر کے اپنی اس بناوٹی تعلیم رحم ومروت کو باقی نہ رکھ سکے بلکہ اپنی زندگی کے اہم مقصود (طلب دنیا حکومت ومرتبہ مال و دولت وغیرہ) کے حصول کیلئے بڑے زور کے ساتھ تلوار وقوت کا استعمال کیا بلکہ ایک خونی پیغمبر بن کر دنیا میں تباہی و بربادی مچائی اور اپنے اس بناوٹی صبر وضبط کے معیار سے گر گئے لیکن یہ ان کوتاہ بین مخالفوں کی (جن کو خواہ مخواہ کا بغض اسلام اور مسلمانوں سے ہے) تنگ نظری اور پکشپات روپی اگیان کا پردہ جو اُن کی نگاہوں پر پڑا ہوا ہے اور بجائے نور کے نار حسن کے قبح اچھائی کے برائی ہی تلاش کرتے رہتے ہیں اور ہر ایک خوبی کے اعلیٰ مرتبہ وتعلیم کو ایسی بری شکل و صورت میں پیش کرتے ہیں جن سے ان کی بدباطنی اور سیاہ قلبی کا بخوبی پتہ چلتا ہے"

(دنیا کا ہادیٔ اعظم غیروں کی نظر میں صفحہ ۵۷)

یہ اقتباس ایک غیر مسلم مقرر جناب پنڈت گیانندر صاحب دیوشرما شاستری کی ایک تقریر سے لیا

گیا ہے جو انہوں نے ۱۹۸۱ء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر گورکھپور میں فرمائی تھی ...... وہ تحقیق کا خلاصہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

"مخالفین اندھے ہیں ان کو نظر نہیں آتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار رحم و مروت تھی دوستی اور درگذر تھی جو مخالفین پر پورے طور پر کارگر ہوئی اور اُن کے قلب کو پاک وصاف کر کے مثل آئینہ بنا دیتی جس کی کاٹ اس مادی تلوار سے بڑی زبردست اور تیز ہوتی۔

(دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں صفحہ ۶۱)

ازقلم ایڈیٹر ست اپدیشن لاہور:۔

۲۔"لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شمشیر کے زور سے پھیلا مگر ہم اُن کی اس رائے سے موافقت کا اظہار نہیں کر سکتے کیونکہ زبردستی سے جو چیز پھیلائی جاتی ہے وہ جلدی ظالم سے واپس لے لی جاتی ہے اگر اسلام کی اشاعت ظلم کے ذریعہ ہوئی ہوتی تو آج اسلام کا نام نشان بھی باقی نہ رہتا لیکن نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام دن بدن ترقی پر ہے کیوں؟ اس لئے کہ بانی اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر روحانی شکتی تھی منش ماتر (بنی نوع انسان) کیلئے پریم تھا اُس کے اندر محبت اور رحم کا پاک جذبہ کام کر رہا تھا نیک خیالات اُس کی رہنمائی کرتے تھے"

(جولائی ۱۹۱۵ء برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ ۱۲۔۱۳)

۳۔آریہ مسافر:۔

"آریہ مسافر کی اسلام دشمنی سے کون واقف نہیں ہے یہ آریہ مذہب کا وہ ترجمان ہے جو ہمیشہ اسلام کی مخالفت پر کمربستہ رہا مگر جب اس کے ایک مقالہ نویس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کی وجوہ پر غور کیا تو تلوار کی قوت کے الزام کو ایک فرسودہ اور بے بنیاد اتہام کے طور پر ٹھکرا دیا اور آپ کے غلبہ کی وجہ محض یہ قرار دینے پر مجبور ہو گیا کہ آپ کی زندگی ایک مجسم معجزہ تھی چنانچہ وہ لکھتا ہے اور انسانی فطرت کی یہ کیسی سچی اور پاک گواہی ہے کہ

"وہ شخص جس نے قریش کو ایمان کا جام شہادت پلایا ایک معجزہ تھا...... "اگر محمد ﷺ کی زندگی ایک معجزہ نہ ہوتی تو کون ہم کو ولید (غالباً خالد بن ولیدؓ مراد ہیں ناقل) کو بے غرضانہ خدمات سے مستفید کرتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جوش ایمان کا دریا موجزن کیا اور عرب کی جنگلی آبادی کو ایک واحد خدا کا پرستار بنایا۔

(آریہ مسافر اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۴۔۳ بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ ۲۴)

۴۔اخبار پرکاش:۔

لاہور میں ہونے والے آریہ سماج کے ایک جلسہ میں پروفیسر رام دیو صاحب سابق پروفیسر گورو کانگڑی و ایڈیٹر ویدک میگزین نے ہمارے آقا و مولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے جانے والے اس مکروہ اتہام کو غلط قرار دیتے ہوئے کہ آپؐ نے اسلام تلوار سے پھیلایا ان الفاظ میں تحقیق کا اظہار کیا:

"لیکن مدینہ میں بیٹھے ہوئے محمد صاحب (ﷺ) نے اُن میں جادو کی بجلی بھر دی۔ وہ بجلی جو انسانوں کو دیوتا بنا دیتی ہے...... اور یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ اشاعت اسلام کیلئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے تو آج کوئی پھیلا کر دکھادے"(اخبار پرکاش بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ ۲۴)

۵۔مہاتما گاندھی کی رائے:۔

"میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں حقیقت مجھ پر آشکارا ہوتی جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں"

(اسلام اور علماء فرنگ صفحہ ۹ بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ ۱۱)

۶۔ڈاکٹر ڈی ڈبلیو لائز:۔ نے بھی خود قرآن ہی سے اس الزام کی تردید میں ایک مضبوط استدلال کرتے ہوئے لکھا:۔" فی الواقع ان لوگوں کی تمام دلیلیں گر جاتی ہیں جو محض اُس بات پر قائم ہیں کہ جہاد کا مقصد تلوار کے ذریعہ سے اسلام کا پھیلانا تھا کیونکہ بخلاف اس کے سورہ حج میں صاف لکھا ہے کہ" جہاد" کا مدعا مسجدوں اور گرجاؤں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں اور زاہدوں اور عابدوں کی خانقاہوں (تپسیہ شالاؤں) کو بربادی سے محفوظ رکھنا ہے"(ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو اکتوبر ۱۸۸۶) کتاب مذہب کے نام پر خون صفحہ ۲ تا ۳۹) پس ایسی خوبصورت باتوں کو گھر گھر پہنچائیں دشمن کے حملے کا توڑ کریں۔ ہمارے مسلمان بھائی جلسہ جلوس مظاہرے جو کچھ بھی کریں وہ سب پر امن طور پر کریں۔ اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت کریں۔ غالباً ہمارا گمان یہ ہے کہ ذلیل دشمن مسلمانوں کو روحانی اذیت پہنچا کر دہشت گردوں کے خودکش دھماکوں بم دھماکوں کا جواب دینا چاہتا ہے دہشت گرد جسموں پر حملہ کرتے ہیں ہم تمہاری روح پر حملہ کر رہے ہیں۔ شاید یہ پیغام ہے دشمن کا ہمارا جواب یہ ہے کہ قلم کا جواب قلم سے دیا جائے۔ ہر زبان میں اسلام سیرت آنحضرت صلعم کو شائع کر کے کثرت کے ساتھ پھیلایا جائے اسلام کی خوبصورت تعلیمات اور خدا کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں۔ آپ نے فرمایا تھا" لیکن اے مسلمان کہلانے والے اس بات کو مت بھول کہ جو کچھ ان دونوں نے لکھا اور شائع کیا ہے وہ کروڑوں آدمیوں کے دلوں میں ہے اور جب تک اس کو مٹایا نہ جائے اس وقت تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کی عزت قائم نہیں ہو سکتی۔ پس تو خوش نہ ہو کہ اگر تو سچا مومن ہے تو تیری خوشی اپنے انتقام میں نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقام میں ہے اور وہ انتقام یہ ہے کہ تو اس وقت تک سانس نہ لے جب تک کہ دنیا میں ایک بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر باقی ہے"۔ اسلام کے خلاف موجودہ شورش درحقیقت مسلمانوں کی تبلیغی سستی کا نتیجہ ہے ...... میرے لئے اس وقت تک کوئی خوشی نہیں جب تک کہ تمام دنیا کے دلوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بغض نکال کر اس کی جگہ آپ کی محبت قائم نہ ہو جائے۔

(رسالہ ورتمان کے بعد مسلمانوں کا اہم فرض)

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یاد رہے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور روحانی فرزند تھے) آپ فرماتے ہیں:۔

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلق کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دُکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاک کی شان میں کرتے رہتے ہیں ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشر کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاء عظیم سے نجات بخش" (آئینہ کمالات اسلام)

اللہ تعالیٰ سب کو امام مہدی کی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

ضروری اعلان برائے تجنید مجلس انصار اللہ بھارت

جملہ ناظمین وزعماء کرام کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا نیا سال یکم جنوری 2006ء سے شروع ہو چکا ہے۔ لہٰذا جملہ ناظمین اپنی اپنی مجلس رمجالس کا مکمل جائزہ لیکر تجنید مرتب کر کے جلد دفتر ہذا کو ارسال کر دیں۔

جہاں نئی مجالس قائم ہوئی ہیں وہاں کے مبلغ انچارج صاحبان و معلمین کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہاں کی تجنید بنا کر دفتر ہذا کو ارسال کر دیں تا کہ ہندوستان کی تمام مجالس کی تجنید کا ریکارڈ دفتر میں مرتب کیا جا سکے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی ہدایت فرمائی ہے اُمید ہے کہ جملہ ناظمین، زعماء و عہدیداران انصار اللہ اس طرف خصوصی توجہ دیں گے جزاکم اللہ۔

(ڈاکٹر سید بشارت احمد۔ قائد تجنید مجلس انصار اللہ بھارت)

انعامی مقالہ نویسی برائے اراکین انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال کیلئے مقالہ کا عنوان "برکات خلافت" تجویز کیا گیا ہے۔ انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کر کے 31 اگست تک بھجوائیں۔ انعام اوّل ایک ہزار روپے۔ انعام دوئم سات صد روپے۔ انعام سوم پانچ صد روپے مقرر ہے۔ ناظمین وزعماء کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس انعامی مقالہ نویسی میں حصہ لینے کیلئے توجہ دلائیں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

......ولادتیں......

مورخہ 06-01-01 کو خاکسار کے بیٹے عزیز رؤف احمد خالد مقیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کامران خالد تجویز فرمایا ہے بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اسی طرح مورخہ 13.02.06 کو خاکسار کی بیٹی عزیزہ شائستہ تبسم اہلیہ عزیزم مجیب احمد نثار آف بنگلور کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام حضور انور نے محوش تجویز فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچی محترمہ نعیمہ نثار صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش مرحوم قادیان کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں نومولود بچوں کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور والدین اور جماعت کیلئے قرۃ العین بنائے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(شبیر احمد ناصر قادیان)

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 16

کی جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے باغ میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ پختہ کمرہ کی تعمیر سے قبل اس جگہ پر لکڑی کا ستون بنا کر تمبرہ کی چھت بھی ڈالی گئی تھی۔

جائے نماز جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معائنہ

"شہ نشین" کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت نے 27 رمئی 1908ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز جنازہ ادا کی تھی۔ دو "سرو" کے درختوں کے درمیان یہ جگہ آج بھی موجود ہے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا جسد مبارک رکھا گیا تھا اور نماز جنازہ ادا کی گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اس جگہ کو اسی طرح سادہ ہی رکھیں۔ اس کے اوپر کچھ نہ بنائیں۔

"مقام قدرت ثانیہ" کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور اس جگہ تشریف لے گئے جو "مقام قدرت ثانیہ" کہلاتی ہے۔ جنازہ گاہ کے قریب ہی یہ مقام ہے جہاں افراد جماعت نے 27 رمئی 1908ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا خلیفہ تسلیم کرتے ہوئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اس طرح جماعت احمدیہ میں "خلافت" کی ابتداء اسی جگہ سے ہوئی تھی جو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

تقریب رخصتانہ میں شرکت

مقام قدرت ثانیہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر بیس منٹ پر سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ازراہ شفقت سید عزیز احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ اس موقع پر حضور انور مکرم فیض احمد صاحب درویش کے گھر بھی تشریف لے گئے۔

دارالضیافت کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دارالضیافت کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے دارالضیافت کی عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور عمارت کی توسیع کا جائزہ لیا۔ دارالضیافت کی یہ پختہ عمارت 1966ء میں تعمیر ہوئی۔ اس سے قبل یہاں کچی اینٹوں کی عمارت تھی جو بوسیدہ ہو گئی تھی۔

حضور انور نے معائنہ کے دوران کچن، سٹور اور ڈائننگ ہال کے بارہ میں بھی انتظامیہ کو ہدایات دیں۔ اور لنگر خانہ کی توسیع کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔

مہمان خانہ کا معائنہ

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمان خانہ کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس مہمان خانہ کی ابتدائی عمارت 1922ء میں تعمیر ہوئی تھی۔ بعد میں 1935ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس پرانی عمارات کے ساتھ نئے مہمان خانہ کا سنگ بنیاد رکھا اور شروع میں پکی اینٹوں سے چھ کمرے تعمیر کئے گئے۔ بعد میں آہستہ آہستہ توسیع ہوتی رہی۔ 1986ء میں بھی مہمان خانہ کی پرانی عمارت کے اوپر کمرے تعمیر ہوئے۔

مہمان خانہ کے معائنہ کے دوران بھی حضور انور نے ہدایات سے نوازا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے گھر کا وزٹ

دارالضیافت اور مہمان خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ حضور انور نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ اس مکان میں بعد میں کیا کیا تبدیلی کی گئی ہے۔ یہ مکان اس وقت اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ صرف برآمدہ کے دو در بند کردئے گئے ہیں۔

حضور انور نے گھر کے مختلف کمروں کا معائنہ فرمایا۔

اس معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ دارالمسیح تشریف لے آئے۔

پونے دو بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مربیان کرام اور عہدیداران کے ساتھ تصاویر

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے جہاں مربیان کرام اور جماعتی عہدیداران نے درج ذیل آٹھ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

1۔ مربیان کرام پاکستان (جو میدان عمل میں ہیں)
2۔ مربیان کرام پاکستان (جو مرکزی دفاتر میں کام کر رہے ہیں)
3۔ معلمین وقف جدید ربوہ اور اساتذہ۔
4۔ طلباء جامعہ احمدیہ ربوہ اور اساتذہ۔
5۔ ممبران MTA پاکستان، بھارت اور UK۔
6۔ ممبران نور فاؤنڈیشن۔
7۔ ممبران ریسرچ سیل ربوہ۔
8۔ کارکنان نظارت علیا۔ ربوہ۔

حضرت اقدس علیہ السلام کے مزار پر دعا

تصاویر کے پروگرام کے بعد تین بج کر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ آج بھی احباب دارالمسیح کے گیٹ سے لے کر بہشتی مقبرہ کے احاطہ کی چار دیواری تک راستوں کے دونوں اطراف قطاروں میں کھڑے تھے۔ ایک ہجوم تھا جو راستہ کے دونوں طرف تھا۔ صرف درمیان میں پیدل چلنے کے لئے راستہ خالی تھا۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور نظریں اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے حضور انور کے مبارک چہرہ پر مرکوز تھیں۔ حضور انور کو دیکھتے ہی نعرے بلند کرتے۔ حضور انور اپنا ہاتھ اٹھا کر سلام کا جواب دیتے۔ مرد خواتین، بچے، بوڑھے، سبھی ان راستوں پر گھنٹوں کھڑے حضور انور کے منتظر رہتے۔ حضور انور کی واپسی پر بھی یہی نظارے دہرائے جاتے۔ قادیان کے یہ خاموش گلی کوچے ان بابرکت لمحات میں نعروں سے گونج اٹھتے ہیں اور ہر طرف اللہ اکبر اور السلام علیکم کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج نائیجیریا، بھوٹان، سری لنکا اور بنگلہ دیش سے آنے والے احباب کے علاوہ پاکستان اور ہندوستان کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز اور احباب نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پاکستان کی 12 جماعتوں ربوہ، کراچی، فیصل آباد، لاہور، وہاڑی، ملتان، سرگودھا، سندھ، تخت ہزارہ، بہاولپور، حافظ آباد اور شیخوپورہ۔

جبکہ ہندوستان کی 26 جماعتوں جمشید پور، کیرالہ، Melapalm، حیدرآباد، Sora، Chintakunge، پانی پت، Sherat، بنگلور، فیض آباد، کانپور، ناصر آباد، گوالیار، Kaita، سہارنپور، Charkote، کیرنگ، Khanpur Milki، Bubhaneshwer، امروہہ، Monghur، ممبئی، کلکتہ، Bhawwa، Jharkhand اور Brounui سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے قادیان پہنچے تھے۔ آج مجموعی طور پر 165 خاندانوں کے 1348 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ دارالمسیح میں "گلشن احمد" والا کھلا حصہ ان ملاقات کرنے والوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان ملاقات کرنے والے احباب اور فیملیز کا شوق بھی دیدنی تھا۔ ان کے چہروں پر عجیب خوشی اور مسرت تھی اور ہر ایک اس لمحہ کے لئے بے چین تھا کہ جب اس کا نام پکارا جائے اور اس کی ترسی ہوئی نگاہیں اپنے آقا کا دیدار کر سکیں۔ اور حضور انور سے بات کرنے کے لئے اسے چند گھڑیاں نصیب ہو جائیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی پر خوش تھا۔ اللہ کرے کہ یہ مبارک لمحات ہمیشہ کے لئے ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

2 رجنوری 2006ء بروز سوموار:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کا وزٹ

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔

تعلیم الاسلام کالج (سکھ نیشنل کالج)

سب سے پہلے حضور انور تعلیم الاسلام کالج (جو موجودہ سکھ نیشنل کالج ہے) کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ کالج کے پرنسپل اور سٹاف کے ممبران نے حضور انور کا استقبال کیا اور کالج آنے پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے کالج کی لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ پرنسپل صاحب نے بتایا کہ پارٹیشن سے قبل کی کتب اس لائبریری میں موجود ہیں۔ کچھ دیر کے لئے حضور انور سٹاف روم میں بھی تشریف لے گئے جہاں پرنسپل صاحب اور کالج کی انتظامیہ کے دیگر احباب سے حضور انور نے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے احمدی طالبعلم اس کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ پرنسپل صاحب نے بلڈنگ کی مرمت، کالج کی ضروریات اور دیگر سالانہ اخراجات کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ حضور نے کالج کی گراؤنڈز بھی دیکھیں۔ حضور انور نے پرنسپل صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ جس گھر میں رہ رہے ہیں یہ میرے دادا کا گھر ہے۔ اس پر پرنسپل صاحب نے کہا کہ میں تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہوں کہ ہم تو گویا جنت میں رہ رہے ہیں۔ حضور انور نے کالج کے بارہ میں فرمایا آپ نے اسے صاف رکھا ہوا ہے۔ آخر پر کالج کے اساتذہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مسجد نور

"مسجد نور" قادیان کی اہم مساجد میں سے ایک ہے۔ اس تاریخی مسجد کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے 5 رمارچ 1910ء کو رکھی۔ اُس وقت اس کی تعمیر پر تین ہزار روپے خرچ ہوئے جو حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے فراہم کئے تھے۔ یہ مسجد تعلیم الاسلام سکول اور کالج کے احاطہ میں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد 14 رمارچ کو اسی مسجد "مسجد نور" میں خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آیا تھا اور قریباً دو ہزار سے زائد لوگوں نے اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات "مسجد نور" کے شمالی جانب واقع حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی "دارالسلام" میں ہوئی تھی۔

بورڈنگ تحریک جدید (خالصہ ہائر سیکنڈری سکول)

مسجد نور کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بورڈنگ تحریک جدید" کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ بورڈنگ تحریک جدید کی بنیاد 1910ء میں رکھی گئی تھی۔ بعد میں آہستہ آہستہ عمارت میں توسیع ہوئی۔ یہاں دوصد طلباء کی رہائش کی گنجائش تھی۔ اس کے علاوہ کھانا کھانے اور پڑھائی وغیرہ کے لئے وسیع ہال تھے۔ یہ "تعلیم الاسلام ہائی سکول" کی بورڈنگ تھی۔

1947ء کے بعد اس بورڈنگ کی عمارت کو ایک سکول "خالصہ ہائر سیکنڈری سکول" کے طور پر استعمال کیا جانے لگا۔ اور اس وقت بھی اس عمارت میں یہ اسکول چل رہا ہے۔ سکول کے پرنسپل اور اساتذہ نے سکول کے باہر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔

سکول میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں سکول کے تمام اساتذہ، انتظامیہ اور طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں سکول کی انتظامیہ کے ایک نمائندہ نے سکول کے سٹاف اور طلباء کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج ہمیں بے حد خوشی ہے کہ حضور انور یہاں ہمارے اسکول میں تشریف لائے ہیں۔ حضور انور کے قادیان آنے سے قبل ہماری شدید خواہش تھی کہ حضور ہمارے سکول بھی آئیں۔ آج ہماری یہ خواہش پوری ہوگئی ہے۔ اور آج کا دن ہمارے لئے بے حد

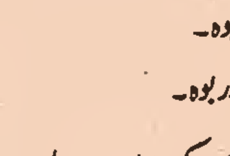
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
AliAA EARTH MOVERS
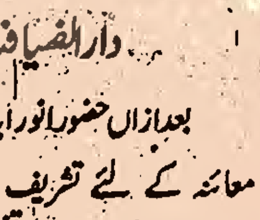
(Earth Moving Contractor)
Available
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

خوشی کا دن ہے۔

موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سکول کا تعارف بھی کروایا اور کہا کہ ہم نے سوچا کہ جو عمارت اور جو چیزیں آپ نے بنائی ہیں ان کو قائم رکھیں۔ ہم ان کی مرمت وغیرہ کرواتے رہتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ہمیں گرانٹ ملتی ہے۔ سکول کے تمام بچے بہت خوش ہیں اور آج حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ احمدی بچے بھی اس سکول میں آتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حضور آج آپ ہمارے سکول میں آئے ہیں تو بہت برکتیں لے کر آئے ہیں۔

موصوف نے قادیان کی جماعتی انتظامیہ کی بھی بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ بات سارے علاقہ میں مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ پیار بانٹنے والی کمیونٹی ہے۔ آپ کے پیغام "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" پر اگر سب لوگ اس پر عمل کریں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور کا طلباء سے خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ میں بچوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ترقی کرنے کے لئے تعلیم کا حصول بہت ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا: ہر وہ قوم ترقی کرتی ہے جو تعلیم یافتہ ہو۔ اگر آپ بھی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور محنت کریں اور پوری طرح تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں۔ یہ وقت ایسا ہے کہ اگر ضائع ہو گیا تو دوبارہ نہیں آئے گا۔ پس آپ کا تعلیم حاصل کرنا تو خود آپ کے لئے بہت ضروری ہے اور اپنی قوم کی خاطر بھی ضروری ہے اس لئے پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات میں اساتذہ سے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تا کہ قوم کے بچوں کو پڑھائیں۔ اور قوم نے بھی آپ پر اعتماد کیا ہے کہ ان کے بچوں کو تعلیم دیں۔ پس آپ کے لئے ضروری ہے کہ محنت سے ان کو پڑھائیں تا کہ یہ قوم کے مستقبل کے لیڈر بن سکیں اور ان میں یہ صلاحیت پیدا ہو کہ وہ قوم کو سنبھال سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسری بات میں سکول کی انتظامیہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جلسہ کے دوران مہمانوں کے لئے جگہ مہیا کی۔ ہمیں یہ تعلیم ہے کہ جو انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر ادا نہیں کرتا۔ اس لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے مہمانوں کو رہائش مہیا کی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اعلیٰ تعلیم یافتہ بنائے اور ملک و قوم کی خدمت کی توفیق دے۔

اس خطاب کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے پرنسپل کے دفتر میں تشریف لے گئے۔

ایس ستنام سنگھ باجوہ پبلک سکول

اس کے بعد حضور انور ایک دوسرے قریبی سکول "S.Satnam Singh Bajwa Public Memorial School" کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے اس سکول کے مختلف حصے دیکھے۔ حضور انور سکول کے کمپیوٹر روم میں بھی تشریف لے گئے۔ سکول کے پرنسپل نے حضور انور کو مختلف کلاس روم بھی دکھائے جہاں بچے پڑھ رہے تھے۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے سکول کے ڈائریکٹر کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے اور سکول کی ایک ابتدائی کلاس نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس سکول کے معائنہ کے بعد حضور انور حضرت مرزا شریف احمد صاحب ؓ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آج کل سکھ نیشنل کالج کے پرنسپل صاحب یہاں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ؓ کے مکان کا بیرونی احاطہ کافی بڑا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بعض جگہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے سنا ہے یہاں فلاں فلاں پھل کے درخت ہوا کرتے تھے۔ اب تو کچھ بھی نہیں۔

کوٹھی دار السلام

یہاں سے حضور انور کوٹھی دار السلام کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ کوٹھی دار السلام محلہ دار العلوم میں واقع ہے جو حضرت نواب محمد علی خان صاحب ؓ نے تعمیر کروائی تھی۔ اس کوٹھی "دار السلام" نام رکھنے کی وجہ حضرت مسیح موعود ؑ کا ایک ارشاد ہے جو آپ ؑ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب ؓ مالیر کوٹلہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسا کہ اپنے فرزند عزیز سے محبت ہوتی ہے۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس جہان کے بعد بھی خدا تعالیٰ ہمیں دار السلام میں آپ کی ملاقات کی خوشی دکھا دے"۔

اس وجہ سے اس کوٹھی کا نام حضرت نواب محمد علی خان صاحب ؓ نے "دار السلام" تجویز فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود ؑ کی بڑی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے ہوئی تھی۔ اسی طرح دوسری صاحبزادی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب ؓ سے ہوئی تھی۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں صاحبزادیاں اسی کوٹھی میں مقیم رہی ہیں۔

اسی کوٹھی دار السلام میں وہ کمرہ ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے اور اسی کمرہ میں 13 مارچ 1914ء بروز جمعۃ المبارک دو پہر دو بج کر بیس منٹ پر نماز کی حالت میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کوٹھی کے معائنہ کے دوران اس کمرہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کی وفات ہوئی تھی۔ حضور انور نے کوٹھی کے مختلف حصوں کا جائزہ لیا اور کمروں کی تفصیل دریافت فرمائی اور اس کی مرمت کے بارہ میں ہدایات فرمائیں۔ اس وقت اس کوٹھی کے مختلف حصوں میں تین احمدی فیملیز مقیم ہیں۔

اس کوٹھی کے قریب ہی محلہ دار العلوم میں جماعت نے درویشان اور ان کی فیملیز کے لئے دس کوارٹر تعمیر کروائے ہیں۔ مزید تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔ حضور انور ایک کوارٹر کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہاں حیدر آباد کی ایک مہمان فیملی بھی ٹھہری ہوئی تھی۔ اس فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ جو بھی مزید کوارٹر تعمیر ہونے ہیں ان کے نقشے وغیرہ دکھائیں اور بعض دیواروں میں جو پانی کی نمی وغیرہ ہے اس کو بھی چیک کریں۔

نور ہسپتال

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نور ہسپتال قادیان کی نئی عمارت کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ ہسپتال کی یہ تین منزلہ نئی عمارت گزشتہ سالوں میں تعمیر ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبوں، لیبارٹری، فارمیسی، ایکسرے روم، آپریشن تھیٹر، ای سی جی روم اور دیگر مختلف شعبوں کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ادویات کے سٹور میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور مختلف وارڈز میں بھی تشریف لے گئے جہاں بعض مریض زیر علاج تھے حضور انور نے بعض مریضوں سے ان کا حال دریافت فرمایا اور ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ ان کو کونسی دوائی دے رہے ہیں۔ حضور نے ڈاکٹر صاحب کو بعض مریضوں کے لئے ہومیو پیتھک نسخے بھی بتائے۔ حضور انور نے صفائی رکھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ساتھ ساتھ صفائی ہوتی رہنی چاہئے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ایک بیمار وقف نو بچی کا حال پوچھتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

اس ہسپتال کے ایک حصہ میں ہومیو پیتھک کلینک بھی ہے۔ حضور انور نے اس کلینک کا بھی معائنہ فرمایا۔

ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کا دفتر اوپر والی منزل پر تھا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایڈمنسٹریٹر کا دفتر گراؤنڈ فلور (Ground Floor) پر ہونا چاہئے تا کہ مریض بآسانی ان کے پاس آسکے۔ گراؤنڈ فلور میں تمام آؤٹ ڈور اور ان ڈور وغیرہ موجود ہیں۔

حضور انور نے ہسپتال سے ملحقہ ڈاکٹروں کے کوارٹرز کا بھی معائنہ فرمایا اور اس سلسلہ میں منتظمین کو بعض ہدایات دیں۔ اسی طرح ہسپتال کے سامنے والے بیرونی حصہ میں تعمیر شدہ دوکانوں کے تعلق میں بھی حضور نے بعض انتظامی امور کے بارہ میں ہدایات دیں اور فرمایا کہ اس جگہ کو کھلا رکھا جائے اور پھول پودے وغیرہ لگائے جائیں۔

نور ہسپتال کی اس نئی عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور اسی ہسپتال کی پرانی عمارت کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ پرانی عمارت کافی خستہ حال ہے۔ حضور انور نے انتظامیہ کو اس بارہ میں بعض ہدایات سے نوازا۔

مسجد اقصیٰ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور واپس دار المسیح تشریف لائے اور مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے جہاں مسجد اقصیٰ کی توسیع کا جائزہ لیا اور مسجد کے اردگرد کی عمارتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ ہدایات دیں۔ حضور انور نے مختلف اطراف سے مسجد کی ممکنہ توسیع کا جائزہ لیا۔

یہ "مسجد اقصیٰ" سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم نے 1875ء میں تعمیر کروائی تھی۔ اس وقت اس میں دو صد افراد نماز ادا کر سکتے تھے۔ بعد میں جب جماعت احمدیہ کا قیام ہوا تو لوگ کثرت سے قادیان آنے لگے اور اس مسجد میں نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ 1900ء میں مسجد کے صحن میں توسیع کی گئی۔ اس توسیع کے بعد مسجد میں دو ہزار نمازیوں کے لئے جگہ میسر آگئی۔

مسجد اقصیٰ کی عمارت میں دوسری مرتبہ توسیع 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے زمانہ میں ہوئی۔ اور تیسری مرتبہ توسیع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے زمانہ میں 1938ء میں ہوئی۔

مسجد اقصیٰ کی بہت سی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود ؑ اس میں نمازیں ادا کرتے رہے۔ خاص طور پر مسجد مبارک تعمیر ہونے سے پہلے تو آپ اسی مسجد میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔

اسی مسجد کے قدیمی حصہ کے درمیانی محراب میں حضور ؑ نے 11 اپریل 1900ء کو عید الاضحیہ کے موقع پر عربی زبان میں فی البدیہہ خطبہ عید ارشاد فرمایا جو "خطبہ الہامیہ" کے نام سے موسوم ہے۔

مسجد اقصیٰ میں ہی حضرت مسیح موعود ؑ کے عہد مبارک میں پہلا جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1891ء میں ہوا جس میں 75 احباب شریک ہوئے۔ بعد میں بھی اسی مسجد میں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوتا رہا۔

مسجد اقصیٰ کو یہ فخر اور اعزاز بھی حاصل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسی مسجد کے صحن کو "منارۃ المسیح" کی تعمیر کے لئے منتخب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منارۃ المسیح اور مختلف حصوں میں تشریف لے جا کر مسجد کے صحن کا بھی جائزہ لیا کہ کہاں سے مزید توسیع کی گنجائش ہے۔ اس بارہ میں منتظمین کو ہدایت بھی دیں۔

احمدیہ مرکزی لائبریری

اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ مرکزی لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ یہ لائبریری قصر خلافت کی عمارت کے ایک حصہ میں قائم ہے۔ اس لائبریری میں اس وقت چالیس ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ حضور انور نے اس لائبریری کے مختلف حصے دیکھے اور ہدایات سے نوازا۔ اب جماعت کی مرکزی لائبریری کے لئے ایک نئی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔

لائبریری کے معائنہ کے بعد دو بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ کا وزٹ

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ آج بھی بہشتی مقبرہ روانگی سے گھنٹوں پہلے احباب حضور انور کے انتظار میں راستہ کے دونوں جانب کھڑے تھے۔ حضور انور کے بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے قادیان کی یہ گلیاں السلام علیکم اور نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں سے گونجتی رہیں۔ بعض ہندو اور سکھ فیملیز بھی ان راستوں پر کھڑی ہوتیں اور حضور سے عقیدت کا اظہار کرتیں۔

تعمیراتی امور سے متعلق میٹنگ

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پانچ بجے قادیان میں تعمیرات کے سلسلہ میں انتظامیہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ ہوئی جو سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے قادیان میں مختلف دفاتر، ادارہ جات اور بعض رہائشی حصوں کی تعمیر کے بارہ میں فیصلہ جات فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

مبلغین سلسلہ کے ساتھ میٹنگ

اس میٹنگ کے بعد حضور انور مسجد اقصیٰ تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق ہندوستان میں کام کرنے والے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے مبلغین سے صوبہ وائز اور علاقہ وائز جماعتوں کی تعداد اور جماعتی تجنید اور گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ جب وہ دورہ کرتے ہیں تو اپنا شیڈول اس طرح بنائیں کہ مختلف جماعتوں میں باری باری نماز جمعہ ادا ہو۔

حضور انور نے بعض صوبوں اور اضلاع میں قائم ہونے والی نئی جماعتوں کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا اور تجنید کے بارہ میں بھی جائزہ لیا۔ اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگ کس معیار پر پہنچتے ہیں تو جماعت بناتے ہیں۔ نیز جماعتوں میں نماز جمعہ کی حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نومبائعین کو نظام میں

شامل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ہدایت فرمائی کہ ان کو باقاعدہ چندہ کے نظام میں شامل کیا جائے۔

حضور انور نے ایک صوبہ کے مبلغ انچارج سے دریافت فرمایا کہ آپ کے صوبہ کی آبادی کتنی ہے۔ صوبہ کا رقبہ کتنا ہے، کتنی آبادی پر یا ووٹر پر ممبر پارلیمنٹ بنتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مربی کو ہر بات کا علم ہونا چاہئے۔ اپنے علاقہ کا کم از کم علم ہونا چاہئے۔

حضور انور نے نومبائع کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ نومبائع صرف وہ ہے جس نے گزشتہ تین سال میں بیعت کی ہو۔ اس سے اوپر نومبائع نہیں ہے۔ ہر بیعت کرنے والے کو تین سال بعد جماعت کا فعال حصہ ہونا چاہئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ آپ لوگوں کی کمزوری اور سستی ہے۔ اس لئے استغفار کریں اور خدا سے اپنی سستی کی معافی مانگیں اور اب ان کو نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے مبلغین کو سمجھایا کہ ایسی بیعتوں کا کیا فائدہ کہ پرندے پکڑے اور پھر چھوڑ دئے تا کہ اڑ جائیں۔ حضور نے فرمایا قرآن کریم نے اس بارہ میں مثالیں دی ہیں وروہ اس لئے دی ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔

حضور انور نے اس موقع پر گزشتہ سالوں کی بیعتوں کے جائزہ اور ان کو سنبھالنے کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد ،نظارت دعوت الی اللہ اور وقف جدید کو بعض انتظامی ہدایات دیں اور مبلغین اور معلمین کو بھی انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں گزشتہ سال میٹنگ میں کہہ چکا ہوں کہ گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں سے 70 فیصد واپس لائیں۔ یہ ہر مربی کا کام ہے کہ اپنے علاقوں میں واپس جائیں اور اس کام کو آرگنائز کریں اور اپنی رپورٹ بھیجیں۔ ان کو مالی قربانی میں شامل کریں۔ افریقہ، انڈونیشیا ،پاکستان میں آپ سے زیادہ غریب لوگ ہیں وہ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: غیب پر ایمان لانے والوں کی یہ شرط بھی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مالی قربانی بھی کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: یہ نئے آنے والے کچھ نہ کچھ ضرور دیں تا کہ ان کو عادت پڑ جائے اور ان کو پتہ لگے کہ ہم کس مقصد کے لئے دیتے ہیں۔

حضور انور نے مربیان کو ہدایت فرمائی کہ سب مل کر کوشش کریں کہ 2008ء تک 70 فیصد کو واپس لے کر آنا ہے۔ فرمایا اگر کوشش کریں گے تو سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے۔ دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا: 1986ء سے لے کر گزشتہ سالوں تک بیعت کرنے والے کو نومبائعین کہنا یہ غلط ہے۔ حضور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کونسی نومبائع کی ٹرم تھی۔ جو بیعت کرتا تھا وہ اخلاص میں ڈوبا ہوا ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی کونسی نومبائع ٹرم تھی؟ آپ صرف اپنی کمزوریاں چھپانے کے لئے نومبائع کی ٹرم لے کر بیٹھ گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا: ان کو نظام کا حصہ بنائیں، فعال کریں۔ آپ نے نئے آنے والوں کی تربیت کرنی ہے۔ اور ہر پہلو سے کرنی ہے۔ تین ماہ کے اندر آپ کی رپورٹ ملنی شروع ہو جانی چاہئے۔ اور پھر ہر ماہ بعد آنی چاہئے۔

یہ میٹنگ چھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی ۔میٹنگ کے اختتام پر مبلغین نے صوبہ وائز اور علاقہ وائز گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

3 / جنوری 2006ء بروز منگل:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق صبح نو بجے سے لے کر دو پہر ایک بجے تک فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔بنگلہ دیش، سعودی عرب، مصر اور بحرین سے آنے والی فیملیز کے علاوہ پاکستان کی 9 جماعتوں لاہور، اسلام آباد، ربوہ، بہاولپور، فیصل آباد ،کراچی، کوٹ عبدالمالک ،کوئٹہ، سرگودھا اور ہندوستان کی 29 جماعتوں Chelakara، Ballary، حیدرآباد، ممبئی، امروہہ، Waranghe، Andoora، Kardaplly، Chanai، سرینگر، نواں کوٹ، Bharatpur، Krulai، علی گڑھ ،پونچھ، راجوری، یادگیر، گجرات، آسنور، ہماچل، Muskara، Alppy، Kaliyathur، Gaya، Chelakara، Kishan Garh، Patna، Kerang اور Nargaon کی مجموعی طور پر 156 خاندانوں کے 1548 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آنے والے یہ خاندان آٹھ سو کلومیٹر سے لے کر تین ہزار کلومیٹر تک کا سفر کئی دنوں میں طے کر کے قادیان پہنچے تھے۔ آج کا یہ دن ان کے لئے کتنا مبارک اور تاریخی دن تھا۔ یہ اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ اور قادیان کی سردی میں کھلے احاطہ میں صبح سے ہی ملاقات کے لئے اپنی باری اور اس لحہ کے منتظر تھے کہ کب انہیں آواز پڑے اور کب انہیں اپنے آقا کا دیدار نصیب ہو۔

ملاقاتوں کے بعد سوا ایک بجے حضور انور مسجد اقصیٰ تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ کا وزٹ

سہ پہر چار بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ آج بھی یہ سارا راستہ اور یہ گلی کوچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عشاق سے مزین اور سجے ہوئے تھے۔ ہر طرف سے عقیدت ومحبت اور فدائیت کا اظہار تھا۔ قدم قدم پر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک روح پرور منظر تھا۔ دنیا بھر کے ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں لوگ قادیان کے ان گلی کوچوں میں کھڑے اپنے پیارے آقا پر عقیدت و محبت کے ایسے پھول نچھاور کر رہے تھے جن کی خوشبو کبھی نہ ختم ہونے والی تھی۔ یہ مبارک اور روح پرور لمحات بھی قادیان کی گلیوں کی یاد بن گئے ہیں اور قادیان کے مکین ان کو چشم تصور میں دیکھتے اور روز یاد کرتے ہیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقات کرنے والوں میں یوگنڈا اور بنگلہ دیش سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ پاکستان کی بارہ جماعتوں ربوہ، لاہور، فیصل آباد، میر پور خاص، کراچی، سرگودھا، نواب شاہ ، جڑانوالہ ،شیخوپورہ ، جھنگ، مریدکے، ساہیوال اور ہندوستان کی 27 جماعتوں Ambeta، بریلی، کانپور، ہریانہ، ہماچل، کیرنگ، Chelahara، بنارس ،آسنور ،کلکتہ ، پٹنہ، جھانسی، Rath، Kimbtur، Karyl، Pollypurah، Sagar ، علی گڑھ، چنائی، جموں، Sora، Manjori ، ناصر آباد، سکم ،راجستھان اور Charkote سے آنے والی 88 فیملیز اور 180 افراد نے حضور انور سے انفرادی طور پر شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح مجموعی طور پر 894 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

4 / جنوری 2006ء بروز بدھ:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی

پاکستان کی مرکزی انجمنوں کے عہدیداران کی میٹنگ

آج پروگرام کے مطابق سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اور ممبران وقف جدید پاکستان کی مشترکہ میٹنگ شروع ہوئی جس میں حضور انور نے مختلف شعبوں کے پروگراموں اور منصوبہ بندی اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں تفصیل سے جائزے لئے اور انتظامی امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ یہ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔

میٹنگ کے بعد تینوں انجمنوں کے ممبران نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر جلسہ سالانہ قادیان کی تیاری کمیٹی ربوہ کے ممبران نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

بعد ازاں جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات میں ہندوستان کی جماعتوں سے ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے صوبہ وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ان ڈیوٹی دینے والے منتظمین اور معاونین کی تعداد ہزار سے اوپر تھی۔ باری باری صوبہ وائز گروپس کی صورت میں یہ تصاویر کھینچی گئیں۔ تصاویر کا یہ پروگرام بارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ڈاکٹر طارق احمد صاحب کے گھر ظہرانہ میں شمولیت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج نور ہسپتال قادیان کے گھر دوپہر کے کھانے پر تشریف لے آئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

دفتری ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق پانچ بجے دفتری ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ناظر اعلیٰ صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ، وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ، وکیل التبشیر صاحب ربوہ، ناظر صاحب امور خارجہ ربوہ، اور لجنہ اماء اللہ ربوہ پاکستان کی عہدیداران نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور بعض انتظامی امور حضور انور کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ دفتر ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے سات بجے تک جاری رہا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب رخصتانہ میں شرکت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مکرم منظور احمد صاحب گھنوکے، درویش مرحوم کی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر عطیۃ القدوس صاحبہ کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور کھانا تناول فرمایا۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا ::منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 15845: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم بدرالدین ڈار قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر آج مورخہ ۲۷۔۴۔۰۵ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۷۰۰۰ روپے وصول شد۔ زیور طلائی چین ایک عدد، کڑے ایک جوڑی ۲۲ کیرٹ انگوٹھیاں دو عدد بالیاں دو عدد، وزن 40.230g اندازاً قیمت ۲۲۰۰۰ روپے۔ زیور نقرئی ڈیڑھ تولہ -/150۔ زمین ۱۰ مرلہ چک پورہ بڈگام سری نگر میں قیمت ۱۰۰۰۰۰ روپے میرا گذارہ آمد از خورد نوش ماہانہ ۴۰۰ روپئے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
بدرالدین ڈار — فریدہ بیگم — فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر 15846: میں محمد امین پڈر ایڈوکیٹ ولد غلام نبی پڈر قوم احمدی پیشہ وکالت عمر ۵۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ناصر اباد ڈاکخانہ کنی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر آج مورخہ ۲۴۔۴۔۰۵ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از وکالت سالانہ ۴۰۰۰۰ روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اپریل ۰۵ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
غلام نبی پڈر — محمد امین پڈر ایڈوکیٹ — جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15847: میں راجہ بیگم زوجہ مکرم سریر احمد لون قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر اباد ڈاکخانہ ناصر اباد ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر آج مورخہ ۲۴۔۴۔۰۵ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۶۰۰۰ روپے زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی، بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھیاں تین عدد ٹاپس دو عدد ۲۲ کیرٹ وزن اندازاً دو تولہ قیمت ۱۰۰۰۰ روپے زیور نقرئی ۱۰ تولہ قیمت ۱۰۰۰ روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ ۵۰۰ روپئے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت اپریل ۰۵ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد
سریر احمد لون — راجہ بیگم — سید عبد المجید

وصیت 15848:: میں رفعت سریر ولد سریر احمد لون قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد کنی پورہ ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت، ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سریر احمد لون — الامۃ رفعت سریر — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15849:: میں نعیمہ اختر زوجہ میر بدرالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔ زیور طلائی کڑے چار عدد ہار ایک عدد جھمکا ایک جوڑی، کانٹے ایک جوڑی، بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھیاں ۵ عدد چین مع پینڈلم (۲۲ کیرٹ) 116.000 گرام کل قیمت 58000۔ زیور نقرئی 158 گرام 1200 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت -/6300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 05ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ میر عبد الرحمٰن — الامۃ نعیمہ اختر — گواہ میر بدرالدین

وصیت 15850:: میں راجہ ظہور احمد خاں ولد راجہ بشیر احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ پنشنر عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع یاری پورہ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ یاری پورہ میں ایک مکان ہے نصف میرے مرحوم بھائی کا ہے۔ نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ نصف حصہ کی قیمت اندازاً 50,000 روپے ہے۔ 14.5 زرعی زمین یاری پورہ سے قریبی گاؤں بی براری میں ہے جس کی قیمت اندازاً -/72500 روپے ہے۔ بینک میں ملازمت کے نتیجہ میں گریجوٹی وغیرہ چار لاکھ روپے تھے جو کاروباری حالات نامساعد حالات میں ضائع ہوگئے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہانہ -/6800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ میر عبد الرحمٰن — العبد راجہ ظہور احمد خان — گواہ سید امداد علی

وصیت 15851:: میں سریر احمد راتھر ولد نذیر احمد راتھر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن بالسو ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نذیر احمد راتھر — العبد سریر احمد راتھر — گواہ عبد الرحیم ساجد

وصیت 15852:: میں جہاں آراء بیگم زوجہ راجہ ظہور احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ زیور طلائی بالیاں کانٹے۔ انگوٹھی، کانٹے 16.800 (۲۲ کیرٹ) اندازاً قیمت 8400 روپے۔ زیور نقرئی ۹ گرام قیمت 100 روپے اس کے علاوہ ایک کنال زمین بصورت نونہال باغ قیمت 50 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ راجہ ظہور احمد خان — الامۃ جہاں آراء بیگم — گواہ سید امداد علی

وصیت 15853:: میں عطاء المجیب ٹاک ولد عبد المجید ٹاک عارف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد المجید ٹاک — العبد عطاء المجیب ٹاک عارف — گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 15854:: میں اعجاز احمد لون ولد عبد الرحمٰن صاحب فیاض قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اپریل 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد الحمید ٹاک — العبد اعجاز احمد لون — گواہ جاوید اقبال چیمہ

بدر میں اشتہار دیکر اپنے تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

بقیہ صفحہ (1)

ہوتا وہ اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات پا نہیں سکتا۔ اور معرفت اور بصیرت جو اس کی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹھنڈا کر دے عطا نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ ہیں جو عُلَمَآءُ اُمَّتِی کے مفہوم کے اندر داخل ہیں۔

غرض ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ ﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ﴾(الکوثر:2) اور دوسری طرف اس امت کو ﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ﴾(آل عمران:111) کہا تا کہ یہودیوں پر زد ہو۔ مگر میرے مخالف عجیب بات کہتے ہیں کہ یہ اُمّت باوجود خیر الامّت ہونے کے پھر شر الامت ہے۔ بنی اسرائیل میں تو عورتوں تک کو شرف مکالمہ الٰہیہ دیا گیا مگر اس اُمّت کے مرد بھی خواہ کیسے ہی متقی ہوں اور خدا تعالیٰ کی رضا جوئی میں مریں اور مجاہدہ کریں مگر ان کو حصہ نہیں دیا جائے گا۔ اور یہی جواب ان کے لئے خدا کی طرف سے ہے کہ بس تمہارے لئے مہر لگ چکی۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گستاخی اور اس پر سُوءِ ظن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی ہتک کیا ہو گی۔ دوسری قوموں کو ملزم کرنے کے لئے یہی تو زبردست اور بے مثل اوزار ہمارے ہاتھ میں ہے اور اسی کو تم ہاتھ سے دیتے ہو"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 432-434 جدید ایڈیشن)

بقیہ صفحہ (1)

کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آپس کی دشمنیوں اور بیرونی دشمنوں سے بچائے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی رہنمائی ان ہاتھوں میں دے جن کے اپنے ذاتی مفاد نہ ہوں بدقسمتی سے ابھی تک مسلمانوں کی جو قیادت ہے الا ماشاء اللہ تمام اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے رہے ہیں اور ملکی مفاد کیلئے کام کرنے والوں کو سازشوں کے نشانہ بنا کر نا کام کر دیا جاتا رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک امریکن کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے صاف لکھا ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کو قابو میں کرنے کا اور پھر انہیں ہمیشہ کیلئے زیر نگیں رکھنے کا منصوبہ ان ممالک کے زیر نظر ہے۔ اور عرب ممالک اس کیلئے خاص طور پر ان کے نشانہ پر ہیں کیونکہ ان ممالک میں تیل کے نکلنے کی وجہ سے انہیں خاص اہمیت حاصل ہے حضور نے فرمایا کہ اس کتاب میں جو ذکر کیا گیا ہے آج سے دس بارہ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ان باتوں کو بیان فرما چکے ہیں۔

فرمایا پہلی بار 1991ء میں مغربی ممالک نے جب عراق پر حملہ کیا تھا تو یہ بیان دیئے تھے کہ ہمیں عراق کے تیل سے دلچسپی نہیں ہے لیکن امن کو جو نقصان پہنچاتا ہے اس کو سزا دینی ضروری ہے لیکن دیکھیں اب جبکہ سولہ سترہ سال ہو چکے ہیں یہ سزا دیتے چلے جارہے ہیں اور اب ان کے مفادات کو حاصل کرنے کے عزائم بھی منظر عام پر آتے جارہے ہیں اور مسلمانوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ اپنے مسائل خود حل کرنے کی بجائے ان مغربی ممالک کے مرہون منت بنے ہوئے ہیں اب جو ایران کی طرف ان ممالک کی نظریں ہیں اور اس پر پابندیاں عائد کرنے کے بارے میں بھی کاروائی شروع ہو چکی ہے وہ بھی ایران کی موجودہ حکومت کو ختم کر کے اپنے مفادات کے حصول کیلئے اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنے کے منصوبے ہیں اگر ایران نے بات نہ مانی تو ایرانی عوام کو عراق کی طرح ایرانی رہنماؤں سے علیحدہ کر کے وہاں اپنی مرضی کی حکومت کی خاطر کاروائی شروع ہو گی اور اس کے لئے اندر سے ان کی مرضی کے امام بھی کھڑے ہو جائیں گے جو ان کی خاطر ایرانی عوام کو تیار کرنے میں مددگار ہوں گے تو اسلامی دنیا کے خلاف اور خاص طور پر عرب ممالک کے خلاف جن کے پاس قدرتی وسائل ہیں یہ کاروائیاں ہو رہی ہیں پس یہ غور کا مقام ہے اسلامی ملکوں کیلئے کہ اب بھی اگر سبق حاصل کر لیں ایک ملک تو راکھ کا ڈھیر ہو گیا لیکن بدقسمتی سے ان کے عوام کو بھی سمجھ نہیں آرہی جو عراقی رہنما بیرونی ممالک سے اپنے مفادات رکھتے ہیں عوام بھی ان کی باتوں میں آکر ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے میں لگے ہوئے ہیں گذشتہ دنوں مزاروں پر جو حملے ہوئے وہ اس کی مثال ہیں فرقہ واریت نے ان کو اندھا کر دیا ہے ہر حملے میں زیادہ لوگ اپنے مارے جاتے ہیں شاید ہی کوئی غیر ملکی بھی مرتا ہو۔ یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ اس سے مغربی طاقتیں فائدے اٹھا رہی ہیں۔

فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ مسلمان ممالک ہوش میں آئیں اور ان طاقتوں کو کہیں کہ ہم اپنے ممالک کو خود ہی سنبھال لیں گے۔ لیکن یہ مسلمان ممالک ان کے ہی مددگار بنے ہوئے ہیں اگر یہ ممالک مل کر اب بھی ان سے کہیں کہ تم نکل جاؤ ہم خود ہی امن قائم کروالیں گے تو اس طرح شائد ایران بھی بچ جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید اور احادیث نے تو مومنوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا ہے اور انہیں تعلیم دی ہے کہ وہ خود آپس میں ملکر صلح کروائیں۔ انما المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔(الحجرات:١٠)

ترجمہ: مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فرمایا عراق کے اندر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر مسلمانوں کی طرف سے صلح کی کوشش ہو تو شائد کامیاب ہو جائے ورنہ یہ قتل و غارت چلتی چلی جائے گی فرمایا ان ممالک کے لیڈروں اور عوام کو تقویٰ سے کام لینا چاہئے لیکن انہیں یہ تقویٰ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو مان کر ایک نہیں ہو جاتے تقویٰ کی راہ جو گم ہو گئی ہے۔ اس کا حصول اب خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو مان کر ہی ممکن ہے فرمایا احمدی کی ذمہ داری صرف اتنی نہیں کہ ان کو سیاسی اعتبار سے سمجھائیں بلکہ ساتھ ہی ایک مہم کے ساتھ ان لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش بھی کی جائے کہ اس زمانے کے امام کو مانے بغیر نہ تو تم میں تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور نہ طاقت مل سکتی ہے یہ فرقہ بندیاں زمانے کے امام کو نہ ماننے کا ہی نتیجہ ہیں پس اس لحاظ سے مسلمانوں کو سمجھانے اور تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ تمام دنیا کیلئے آئے تھے اس لئے ہمیں غیر مسلموں کیلئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے ان مغربی ممالک کو بتائیں کہ جس راستے کی طرف تم کو تمہاری حکومتیں لے جارہی ہیں یہ تباہی کے راستے ہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا ایک اور عالمی جنگ میں مبتلا ہو جائے پس بہت دعائیں کرنی چاہئیں اللہ کرے کہ مسلمان اور دیگر اقوام اس حقیقت کو سمجھنے والے بن جائیں۔

بقیہ صفحہ (2)

اور فرمایا

"احمدیت کی فتح جو ہم دیکھ رہے ہیں وہ جلد قریب آجائے پس آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جھولیاں بھرتے ہوئے شکر گزار بندے بنتے چلے جائیں پس حقوق اللہ ادا کریں اور حقوق العباد بھی ادا کریں اور خدا کے شکر گزار بندے بنتے چلے جائیں" (الفضل انٹرنیشنل 17 فروری 2006ء)

خطبہ جمعہ 6 جنوری 2006ء

اس تاریخی خطبہ جمعہ میں حضور انور نے قادیان دارالامان سے وقف جدید کے 49 ویں سال کا بابرکت اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں ہر قصبہ میں ہماری مسجد ہو ہمارا مربی ہو اور اس کیلئے جماعت کو مالی قربانی کرنی پڑے گی"

فرمایا

ہندوستان میں قریباً پونے بارہ صد معلمین مبلغین وقف جدید کے تحت کام کر رہے ہیں لیکن ابھی بھی میرے نزدیک کافی نہیں ہیں۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار بتائی۔

خطبہ جمعہ 13 جنوری 2006

13 جنوری کا خطبہ جمعہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بھارت 2005ء کا آخری خطبہ تھا اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی

واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم کی تلاوت کی اور اس آیت کے حوالے سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کا ذکر کر کے ان کی عظیم قربانیوں کا ذکر کیا اور پھر فرمایا۔

"یہ تمام واقعات تاریخ میں اس لئے محفوظ کئے گئے ہیں کہ ہمیں توجہ دلاتے رہیں کہ تمہارے بزرگ اس طرح اپنی اصلاح نفس کرتے رہے ہیں بیعت میں آنے کے بعد محبت و اخلاص کے ایسے معیار دکھاتے رہے ہیں تم بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہو تو اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلو تا کہ یہ آخرین کے اخلاص و وفا کا زمانہ تا قیامت چلتا رہے اور انشاء اللہ یہ چلتا رہنا ہے۔

فرمایا

پس قادیان میں رہنے والوں اور تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ سب کے اخلاص و ایمان میں مضبوطی عطا فرمائے آمین۔ (بدر ۱۹ جنوری ۲۰۰۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے قادیان قیام کے دوران جو بھی بصیرت افروز اور ایمان افروز نصائح ہمیں فرمائی ہیں ہم قادیان اور ہندوستان والے ان کو حرز جان بنالیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور حضور کے دور سعید میں اسلام احمدیت کے روحانی غلبہ کو تمام دنیا میں پھیلائے آمین۔

(منیر احمد خادم)

نوٹ: دوسرا اداریہ "اسلام دشمنی کی انتہا! آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

کیا آپ کی جماعت میں تعلیم القرآن کلاس کا انتظام ہے؟ اگر نہیں تو آپ اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 55 Tuesday 16 March Issue 11

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S.

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کا معائنہ، تعمیراتی امور سے متعلق جائزے اور ہدایات۔
مبلغین سلسلہ کے ساتھ میٹنگ میں کارکردگی کا جائزہ اور تعلیمی، تربیتی وانتظامی امور سے متعلق نہایت اہم تاکیدی ہدایات، پاکستان کی مرکزی انجمنوں کے عہدیداران کی میٹنگ۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

یکم جنوری 2006ء بروز اتوار:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کا معائنہ

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان کے مختلف اداروں اور مقامات کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضور انور نے 'نصرت گرلز کالج' کی عمارت دیکھی اور اس کا معائنہ فرمایا۔ اور عمارت کے ایک مرمت طلب متروک حصہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور منتظمین کو ہدایات دیں۔

نصرت گرلز کالج کی عمارت سے ملحقہ قطعہ زمین کا بھی حضور انور نے معائنہ فرمایا۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 7 کنال اور 4 مرلہ ہے۔ یہاں مرکزی لائبریری کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ اس موقع پر حضور انور نے نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے اور منتظمین سے تعمیر کے حوالے سے مختلف امور دریافت فرمائے۔ حضور انور نے اس بات کا جائزہ لیا کہ کتنے رقبے پر عمارت تعمیر ہوگی اور لائبریری میں ریسرچ وغیرہ کے کام کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ اور Basement بنانے کی صورت میں زیر زمین پانی کی گہرائی اور یہاں سیم کی صورتحال کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا اور اس موقعہ پر موجود منتظمین، آرکیٹیکٹس اور انجینئرز صاحبان کو ہدایات دیں۔ اسی طرح کالج سے ملحقہ ایک دوسرے قطعہ زمین کا بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے معائنہ فرمایا۔ یہاں بھی بعض دفاتر کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ حضور انور نے رقبہ کا معائنہ فرمایا اور نقشہ جات بھی ملاحظہ فرمائے۔ حضور انور نے اس علاقہ میں زمین کی قیمتوں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ اس جگہ کو بہترین رنگ میں استعمال کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں تعمیر کے دوران بارش کے جمع ہوجانے والے پانی کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔

اس کے بعد حضور انور محلہ دارالانوار میں تعمیر ہونے والے امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور UK کے گیسٹ ہاؤسز کے درمیان سے گزرتے ہوئے جامعۃ المبشرین کی عمارت کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ مختلف بیرکس ہیں جو گزشتہ سالوں میں تعمیر کی گئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس عمارت کی باہر سے فنشنگ اور فرش وغیرہ ٹھیک نہیں ہیں۔ اچھا کام کروائیں۔ یہ عمارت دومنزلہ ہے۔ حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں حضور انور نے اس عمارت سے ملحقہ طلباء کے ہوسٹل کا بھی معائنہ فرمایا۔ بارش کا پانی اس عمارت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس بارہ میں حضور انور نے ہدایات دیں۔ حضور انور کو منتظمین نے بتایا کہ طلباء کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے یہ عمارت عارضی طور پر تعمیر کی گئی تھی۔ حضور انور نے اس عمارت کو بہتر شکل میں بنانے کے لئے طلباء کی متبادل رہائش کا بھی جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات ارشاد فرمائیں۔

اس کے بعد حضور انور 15 ایکڑ قطعہ زمین برلب ہرچووال روڈ اور بہشتی مقبرہ کی جنوبی جانب اس قطعہ زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے جہاں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا تھا اور مردانہ جلسہ گاہ بنائی گئی تھی اور ایک حصہ میں رہائشی خیمے لگائے گئے تھے۔ حضور انور نے یہاں کا نقشہ تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کی تعمیر کے منصوبہ کا بھی جائزہ لیا۔

اس علاقہ میں گزشتہ سالوں میں جماعت کو 20 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور نے نقشہ ملاحظہ فرماتے ہوئے یہاں کے تعمیراتی منصوبے اور پلاننگ کے بارہ میں بعض استفسارات فرمائے جن پر وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ اور آرکیٹیکٹس اور انجینئرز صاحبان نے بعض امور کی وضاحت کی اور حضور انور کی خدمت میں تفصیلات پیش کیں۔

اس جگہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور احاطہ خاص کی توسیع کا جائزہ لیا۔ قادیان کے مقدس مقامات میں سے اہم ترین مقام بہشتی مقبرہ ہے جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم مبارک مورخہ 27 مئی 1908ء شام چھ بجے اشکبار آنکھوں کے ساتھ مقدس خاک کے سپرد کردیا گیا تھا۔ اور یہی وہ قبر ہے جس کی مٹی حضور علیہ السلام کو کشف میں چاندی کی دکھائی گئی تھی اور جس کا ذکر حضور علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔ اور یہی وہ بہشتی مقبرہ ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی تھی کہ یہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔

بہشتی مقبرہ کا قیام

بہشتی مقبرہ کا قیام 20 دسمبر 1905ء کو خدا تعالیٰ کی مصلحت کے تحت اس رنگ میں عمل میں آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے باغ کی زمین میں سے ایک حصہ اس کے لئے وقف فرمادیا۔ احاطہ خاص کی چاردیواری جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضور کے خاندان کی قبریں ہیں نومبر 1925ء میں بنائی گئی اور اُس زمانہ سے ہی حفاظت کی غرض سے پہرہ کا انتظام ہے جو آج تک قائم چلا آتا ہے۔

1947ء میں جب قادیان سے سب لوگوں کو ہجرت کرنا پڑی اور ایسے موقع پر قادیان کی حفاظت کے لئے صرف 313 افراد رہ گئے۔ ان لوگوں نے بہشتی مقبرہ کی حفاظت کے لئے جو کارنامہ سرانجام دیا وہ بھی قابل رشک ہے۔ ان درویشان نے بہشتی مقبرہ کی حفاظت کے لئے مل کر احاطہ بہشتی مقبرہ کے اردگرد مٹی کی دیوار وقار عمل کے ذریعہ بنائی۔ یہ درویشان صبح ناشتہ کے بعد بہشتی مقبرہ چلے جاتے اور سارا سارا دن بہشتی مقبرہ کے گرد مٹی کی دیوار بناتے رہے اور یہ دیوار اس قدر چوڑی بنائی گئی کہ اس پر ایک آدمی آسانی سے بغیر کسی خوف وخطر کے کہ وہ نیچے گر جائے سوسکتا تھا۔

1955ء میں قادیان میں سیلاب کی صورت پیدا ہوگئی جس کے باعث یہ کچی دیوار گرگئی۔ 56-1957ء میں اس دیوار کو پختہ دیوار کی صورت میں تعمیر کردیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ خاص کا مختلف اطراف سے معائنہ فرمایا اور جائزہ لیا کہ کس طرف سے اسے مزید بڑھایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح حضور انور نے بہشتی مقبرہ کے بعض دوسرے حصوں کا بھی معائنہ فرمایا اور ساتھ ساتھ منتظمین کو ہدایات سے نوازا۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے مکان کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احاطہ بہشتی مقبرہ میں واقع حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک لاہور سے قادیان لاکر 27 مئی 1908ء کو اسی مکان کے درمیانی کمرہ میں رکھا گیا تھا اور اسی کمرہ میں احباب نے اپنے آقا کے آخری دیدار کا شرف حاصل کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مکان کی Renovation کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

''شہ نشین'' کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''شہ نشین'' کا معائنہ فرمایا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا طریق مبارک تھا کہ اصحاب کے ہمراہ سیر کے لئے قادیان سے باہر مختلف جہات میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اکثر اپنے باغ میں بھی تشریف لے جاتے اور اپنے اصحاب میں تشریف فرما ہوکر روحانی علمی پرمعارف خطاب فرماتے اور طالبان حق کو تبلیغ کرتے اور اپنے باغ کے موسمی پھلوں سے احباب کی خاطر مدارات فرماتے اور خود بھی اصحاب کے ساتھ تناول فرماتے۔

حضور علیہ السلام جس چبوترہ پر تشریف فرما ہوتے تھے اسے ''شہ نشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' سے موسوم کرتے ہیں۔ اس چبوترہ پر پہلے چھت نہ تھی بلکہ اوپر سے کھلا ہی تھا۔ اس پر سایہ کرنے والے دو درخت ایک جانب جنوب اور دوسرا شمال مشرق میں موجود تھا۔ 1969ء میں اس جگہ ایک اچھا اور عمدہ ہوادار کمرہ تعمیر کردیا گیا ہے۔ اس کمرہ کے اندر بیٹھنے کے لئے چاروں طرف سیمنٹ کی سیٹیں بنی ہوئی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ساری جگہ کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ حضور انور کمرہ کے اندر تشریف لے گئے اور منتظمین نے اس معین جگہ کی نشاندہی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں